یہہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی ۲۷ تاریخکو قادیان ضلع گورداسپور سے شایع ہوتا ہے

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر

سنہ ۱۹۱۳
بابت ماہ اکتوبر ۶

جلد ۸ — نمبر ۱۰

تشحیذ الاذہان

صاحبزادہ میرزا

فہرست مضامین

قیمت سالانہ

القرآن فی رمضان

تمام قرآن مجید کے تفسیری نوٹ فرمودہ حضرت امیر المومنین مولنا نور الدین ایدہ اللہ رب العالمین ایک سال میں چھاپ دیئے گئے ہیں۔ اس مختصر سی تفسیر کی قیمت ایک روپیہ ہے مگر تشحیذ کے نئے خریداروں کو جو دو روپے پیشگی جمع کرائینگے بالکل مفت دی جائیگی جلد درخواستیں بھجوائیں تھوڑی ہی جلدیں موجود ہیں +

بقایا دار توجّہ فرمائیں

اکثر احباب نے ابھی تک سال رواں کا چندہ نہیں دیا وی پی کیے جا چکے ہیں وصول فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں اور اگر وی پی نہ لے سکیں حالانکہ قبل ازیں بذریعہ کارڈ کے بھی اطلاع دیجا چکی ہے تو صحیح تاریخ مطلع فرمائیں جب قیمت بھجوا سکینگے ورنہ مہربانی فرما کر رسالہ کو نقصان پہنچائیں اور ہمارے دوست توسیع اشاعت میں سعی بلیغ فرمائیں

شرح اجرت اشتہارات

سال	چھ ماہ	تین ماہ
فی صفحہ ؏	للوعہ ر	؏ر
نصف صفحہ للعہ	؏ر	للعہ ر
تہائی صفحہ ؏ر	صہ ر	ے ر

اور ضمیمہ جو رسالہ کی تقطیع پر مطابق قواعد ڈاکخانہ وغیرہ ہو دو ورق تک اسکی تقسیم کروائی ۲۰ فیصدی ہوگی اور انبار تلقادیان ؏ علیحدہ اور اس سے زیادہ کے لیئے فیصدی ؏ ورق پر زیادہ اور بالمقطع ۱۲۰۰ تعداد اشاعت جب تک رسالہ ایک پیسہ کے ٹکٹ میں جا سکے نوٹ اشتہار کا مضمون پہلے دیکھکر منظوری دیجائیگی مینیجر کو اختیار ہوگا جب چاہے کوئی اشتہار بند کر کے نقد قیمت واپس کر دے۔ مینیجر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

رسالہ

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۱۳ء

"غیر احمدی سے احمدی لڑکی کا نکاح منع ہے"

خداتعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہی۔ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ کَذَبَ عَلَی اللّٰہِ وَ کَذَّبَ بِالصِّدۡقِ اِذۡ جَآءَہٗ اَلَیۡسَ فِیۡ جَہَنَّمَ مَثۡوًی لِّلۡکٰفِرِیۡنَ۔ (اس سے بڑھکر ظالم کون ہی جو اللہ پر جھوٹ بولے اور سچائی کو جب اسکے پاس پہنچے جھٹلاوے کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا جہنم نہیں) اسی مضمون کی ایک آیت سورۃ العنکبوت کے آخر میں ہی ارشاد ہوتا ہے۔ وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوۡ کَذَّبَ بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَہٗ اَلَیۡسَ فِیۡ جَہَنَّمَ مَثۡوًی لِّلۡکٰفِرِیۡنَ۔ حق کا مکذب کافر حق کے مکذب کا ٹھکانا دوزخ ہی یہ حقیقت ہے جسے جناب الٰہی نے واضح فرمایا۔ اور بتادیا۔ کہ اس سے بڑھکر ظالم کوئی نہیں جو مامور من اللہ کو نہ مانے اسکو جھٹلائے اور اسکی تکذیب کرے اب ایسے لوگوں کیساتھ تعلقات کے بارے میں جو ارشاد ربانی ہے۔ وہ بھی سن لیجئے فرماتا ہی۔ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ ومالکم من دون اللہ اولیاء ثم لا تنصرون۔ جو ظالم ہیں

(چہ جائیکہ وہ ظلم ہوں) انکی طرف نہ جھکو۔ ورنہ تمہیں بھی وہ آگ (جس میں وہ پڑے ہیں اور پڑنے والے ہیں) چھو جائیگی۔ اور اللہ کے سوا کوئی تمہارا والی نہیں۔ اسکا عذاب آگیا تو تمہیں کوئی مدد نہیں دیگا۔ پس مومن کو چاہیئے کہ وہ حتی الوسع مغضوب علیھم کے ساتھ یگانگت کے تعلقات پیدا کرنیسے بچتا ہے سنو اصاف الفاظ میں ارشاد ہوتا ہے لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم (تو کبھی ان لوگوں کو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان لوگوں سے تعلقات رکھنے والے نہیں پائیگا۔ جو اللہ اور اسکے بھیجے ہوئے کی مخالفت کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ انکے باپ یا بیٹے یا بھائی یا انکے عزیز رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں پھر مثال دی ہے کہ حضرت ابراہیم اور اسکے ساتھیوں نے کیسا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ انہوں نے اپنی قوم سے کہدیا۔ انا براء منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا باللہ وحدہٗ۔ ہم تم سے بیزار اور ہمارے معبود جو اللہ کے سوا ہیں۔ ان سے بھی بیزار ہیں تمہارے عقائد کے منکر ہمارے تمہارے درمیان دشمنی اور عداوت قطعی و دائمی طور پر ہو چکی جب تک کہ تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔ غور کیجئے کیا جرأت ہے کیا دلیری ہے کیا ایمان ہے اپنے رشتہ داروں سے ذرا نہیں ڈرتے اور ڈرتے بھی کیوں وہ خدا کی پناہ میں آچکے تھے رب الناس ملک الناس الہ الناس کی پناہ میں آنیوالے کو کسی کی ایذا رسانی کا کیا خوف ہو سکتا ہے جب ایک معمولی حاکم کی پناہ میں آکر لوگ بہت فخر کرتے ہیں پھر اسکا نتیجہ وانجام بھی دیکھ لو۔ کیا چند رشتہ داروں سے قطع تعلق کر کے حضرت ابراہیم اکیلے رہ گئے۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے انکو وہ مقبولیت عطا فرمائی کہ آج دنیا جہان کے لوگوں کا اکثر حصہ انکا نام عزت وتعظیم سے لیتا ہے مسلمان تو انکے ہیں ہی عیسائی بھی انکی بزرگی کے قائل یہود بھی انکی عظمت ماننے والے پارسی بھی صابی بھی غرض دنیا کی قوموں کا بہت سا

حصہ انکی اولاد انکے متبع ہونے پر فخر کرتا ہی۔ یہ کس بات کا اجر انکو ملا صرف اسکا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اسکے دین کیخاطر اپنے رشتہ داروں کو چھوڑ دیا۔ اور ذرا بھی انکی پروانہ کی بس ہے کوئی اے احمدی جماعت کے افراد تم میں سے (میں امید کرتا ہوں سب ہیں) جو اس ابراہیم ثانی کا ساتھی بنے۔ اس نے خود بھی یہ نمونہ دکھایا۔ اپنے ذی وجاہت رشتہ داروں کو چھوڑا۔ اپنی بیوی اور بچوں کو بھی اپنے مولیٰ کے لئے چھوڑا۔ اللہ نے اسے اس سے بہتر اولاد بہتر بیوی بہتر اقربا عطا فرمائے خدا کے انعام کسی خاص قوم سے مخصوص کسی فرد پر محدود نہیں۔ اب جو اسکی خاطر کچھ چھوڑیگا۔ اس سے وہ گنا پائیگا۔ اور تاریخ ہر زمانے میں اسکے نمونے پیش کرتی آئی ہی وہ لوگ جو دوسروں سے اسواسطے تعلقات پیدا کرتے ہیں کہ ہم انکے شر سے محفوظ رہ سکیں اور کچھ فائدہ اٹھالیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ من یتولہم منکم۔ فانہ منہم ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین (جو ان سے کوئی تم میں سے تولی کریگا وہ انہی کفار کے زمرے میں محسوب ہوگا۔ اور اللہ ظالموں کی قوم کو مراد مند نہیں کرتا) فرما کر ارشاد کرتا ہے۔ فتری الذین فی قلوبہم مرض یسارعون فیہم یقولون نخشٰی ان تصیبنا دائرۃ فعسی اللہ ان یاتی بالفتح او امر من عندہ فیصبحوا علیٰ ما اسروا فی انفسہم نادمین۔ (جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے وہ کفار کی صحبت میں جلدی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ڈرتے ہیں کہ انسے بگاڑ کر ہم مشکلات میں نہ پڑجائیں۔ عنقریب اللہ فتح ظہور میں لائیگا یا کوئی اور امر اپنی جناب سے تو پھر وہ نادم ہونگے) سو اے میرے پیارے دوستو! اور عزیز بھائیو۔ قبل اسکے کہ یہ ندامت تمہیں پہنچے۔ اپنے آپکو ان حق کے دشمنوں سے الگ کرلو۔ دیکھو تمہارا امام تم پر کسقدر مہربان تھا اسنے ایسے حکم دیدیئے کہ انپر چلنے سے تمہارے تعلقات قائم ہی نہیں رہ سکتے بھلا جس کے ساتھ تم نماز پڑھنے کے روادار نہ ہوگے۔ اسکے ساتھ اور تعلقات یگانگت کیا پیدا کرسکوگے اور یہ کب گوارا کرسکتے ہو کہ اپنے جگر گوشہ کو اسکے حوالے کردو۔

کوئی نہیں چاہتا کہ اپنی اولاد کو جلتے ہوئے تنور میں ڈالے۔ تو پھر میں نہیں سمجھتا کہ من الملہم کا فتوے پڑھتے ہوئے کوئی احمدی اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی کو دے سکتا ہے۔ کیا کوئی ایسا آدمی ہے جو چاہتا ہے کہ میری لڑکی سکھ نہ پائے دین الٰہی سے جاہل رہ جائے میں تو خیال کرتا ہوں ہر گز نہیں پس خالص دودھ کو پھٹے ہوئے دودھ میں ملا کر مکھن کی امید رکھنا باطل ہے یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ بلکہ وہ امام صادق فرماتا ہے

"یہ جو ہمنے دوسرے مدعیانِ اسلام سے قطع تعلق کیا ہے۔ اول تو یہ خدا تعالےٰ کے حکم سے تھا۔ نہ اپنی طرف سے اور دوسرے وہ لوگ ریا پرستی اور طرح طرح کی خرابیوں میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور انکو ایسی حالت کیساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا یا ان سے تعلق رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈالدیں جو سڑ گیا ہے اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔ اسی وجہ سے ہماری جماعت کسی طرح انسے تعلق نہیں رکھ سکتی۔ اور نہ ہمیں ایسے تعلق کی حاجت ہے"

اس حکم کو پڑھ کر وہ جو خشیۃ الٰہی رکھتا ہے وہ جو تقوے کو مدار نجات سمجھتا ہے وہ جو مسیح موعود کے اس الہام کو ما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحیٰ کو سچا جانتا ہے وہ جو مسیح کی اطاعت میں اللہ اور اسکے رسول اکرم کی اطاعت مانتا ہے وہ جو آخرت میں اپنا گھر جنت میں بنانا چاہتا ہے وہ جو دنیا میں بھی عزت و آرام اور سکھ اور چین سے رہنے کی آرزو رکھتا ہے کانپ جائیگا۔ اور تخشع قلوبھم لذکر اللہ کا مصداق و مورد بنتے ہوئے عہد کرے گا۔ کہ میں جیسے غیر احمدی کی امامت میں نماز نہیں پڑھتا۔ اسی طرح اپنی لڑکی کا رشتہ کبھی غیر احمدی کو نہیں دونگا۔ کیونکہ وہ فرما چکا ہے۔

"جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کا جو دعوے اسلام کرتے ہیں۔ بکلی ترک کرنا پڑیگا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو کیا تم چاہتے ہو۔ کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو۔ اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں اور تمہیں کچھ خبر

نہ ہو۔ جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہی وہ دل سی اطاعت بھی کرتا ہے۔ جو شخص مجھو
دل سی قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤگے
پس جانو کہ وہ مجھ سے نہیں ہی کیونکہ وہ میری باتونکو جو مجھے خدا سے ملی ہیں۔
عزت سے نہیں دیکھتا اسلئے آسمانپر اسکی عزت نہیں"

کیا تم خدانخواستہ دل سے مسیح موعود کو نہیں مانتے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ دل سے مانتے ہو۔ پھر
یہ کمزوری کیوں ہی یہ خود پسندی اور خود اختیاری کیوں ہی اور کیوں ہم ایسی کمزوریاں دکھاتے
ہیں اور پھر دکھ اٹھاتے ہیں میرے پاس ایک بھائی نے متواتر خطوط لکھے کہ میری لڑکی
سخت مصیبت میں مُبتلا ہے مقدمات قائم ہیں۔ خدا کے لئے دعا کرو اور کراؤ۔ میں بہت
حیران ہؤا۔ کہ ایک احمدی لڑکی کو احمدی کے ہاں تکلیف کیسی آخر معلوم ہؤا کہ غیر سے ایک
غیر احمدی کے ساتھ نکاح کیا ہے۔ اور اب اسکا خمیازہ اٹھا رہے ہیں۔ جس کا کوئی علاج نہیں
ہمارے ہیں قانون مدد نہیں کر سکتا۔ اور اگر کرے تو کون چاہتا ہے کہ میری بیٹی عدالتوں
میں پھرے اسلئے صبر و شکر کر کے بیٹھنا اور جی ہی جی میں کڑھنا پڑتا ہے اگر احمدی خاوند ہو
تو جب تک وہ احمدی ہے اپنے امام کا فرمانبردار ہے۔ وہ فوراً اسے مذہبی رنگ میں تعلقات
کو خوشگوار کرنے یا پھر قصہ پاک کر دینے کی ہدایت کر سکتا ہے۔ لیکن جہاں خاوند امام کی
ماتحت نہیں۔ اس سی طلاق بھی لیا جائے تو کیونکر اسلئے ضروری ہے کہ ہم سوچ سمجھکر رشتہ
کیا کریں۔ ایک اور مصیبت ہے وہ یہ کہ بعض لوگونکو میں نے دیکھا ہی۔ رشتہ لینے کی خاطر اپنے
لڑکے سے پیسے کا ایک کارڈ لکھوا دیتے ہیں کہ ہماری بیعت کر لو پھر نکاح ہو جاتا ہے اور وہ
وہی کورے کے کورے نہ دین اسلام سے غرض نہ اسکے احکام کی تعمیل سے نہ احمدیوں
سے کچھ واسطہ۔ کیا ایک کارڈ لکھدینے سے کوئی سچا احمدی بنجاتا ہے احمدی ہونا تو بڑی
ذمہ واری کا کام ہی اسکے لئے ایک ابتلاء ہے ایک امتحان ہی مسیح نے کہا تھا۔ جو اپنی صلیب اپنے کندھو
پر رکھکر میرے پیچھے نہیں چلتا وہ میرا نہیں اسکے معنے ابتو چاندی کی ایک صلیب بنالی گئے

ہیں۔ مگر اہل عرفان جانتے ہیں مسیح کا کیا مطلب تھا۔ اسی طرح مسیح محمدی کے اتباع کا دعویٰ کوئی آسان امر نہیں۔ وہ جو اپنے خویش و اقارب اپنے احباب اپنے وطن اپنی آمدنی اپنے مال اپنی دولت کو اپنی محبوب سے محبوب چیز کو چھوڑ دینے اور محض خدا کے لئے اسکے نام پر قربان کر دینے کا عزم بالجزم نہیں کر لیتا۔ وہ احمدی نہیں ہو سکتا۔ وہ جو اپنے نازک پاؤں کو کانٹوں پر رکھنے کے لئے رضامند نہیں ہوتا۔ جو گالیاں سن سن کر دعائیں دینے کا عادی نہیں۔ وہ کیا احمدی ہے۔ احمدی وہی ہے جو دنیا سے منہ موڑ کر غیر اللہ کے سب پیوند توڑ کر اللہ کا ہو گیا دنیا کی عزت دنیا کے احترام دنیا کے مال دنیا کے جاہ و جلال کی اسکی نظروں میں ایک پر پشہ کے برابر بھی قدر نہ ہے وہ احمدی ہے شاید کوئی کہے ایسا کون ہو سکتا ہے۔ میں کہتا ہوں ہو سکنا کیا معنے ہیں اور ہونگے اور ضرور ہونگے تم بھی ہمت کرو۔ اور ان لوگوں میں سے بنجاؤ۔ جو اپنے امام ہمام کے اس حکم کی تعمیل کرتے ہیں

چونکہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم اور اسکی بندگ عنایات سے ہماری جماعت کی تعداد میں بہت ترقی ہو رہی ہے۔ اور اب ہزاروں تک اسکی نوبت پہنچگئی اور عنقریب بفضلہ تعالیٰ لاکھوں تک پہنچنے والی ہے[1]۔ اسلئے قرین مصلحت معلوم ہوا کہ انکے باہمی اتحاد بڑھانے کے لئے اور نیز انکو اہل اقارب کے بد اثر اور بد نتائج سے بچانے کیلئے لڑکیوں اور لڑکوں کے نکاحوں کے بارے میں کوئی احسن انتظام کیا جائے یہ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ مخالف مولویوں کے زیر سایہ ہو کر تعصب اور عناد اور بخل اور عداوت کے پورے درجہ تک پہنچ گئے ہیں۔ ان سے ہماری جماعت کے نئے رشتے غیر ممکن ہو گئے ہیں جب تک کہ وہ توبہ کر کے اسی جماعت میں داخل نہ ہوں اور اب یہ جماعت کسی بات میں انکی محتاج نہیں۔ مال میں دولت میں علم میں فضیلت میں خاندان میں پرہیزگاری میں خدا ترسی میں سبقت رکھنے والے اس جماعت میں بکثرت موجود ہیں۔ اور ہر ایک اسلامی قوم کے لوگ اس جماعت

[1] الحمد للہ کہ پہنچگئی اور پوری ہوئی وہ بات جو نبی اللہ نے اتنے سال پیشتر کہی ۱۲

میں پائے جاتے ہیں۔ تو پھر اس صورت میں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ ایسے لوگوں
سے ہماری جماعت نئے تعلق پیدا کرے جو ہمیں کافر
کہتے اور ہمارا نام دجال رکھتے یا خود تو نہیں مگر ایسے لوگوں
کے ثنا خواں اور تابع ہوں۔
یاد رہے کہ جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا۔ وہ ہماری
جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں جب تک پاکی اور
سچائی کے لئے ایک بھائی بھائی کو نہیں چھوڑیگا۔ اور
ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہوگا۔ تب تک وہ ہم سے
نہیں۔ سو تمام جماعت توجہ سے سن لے کہ راستباز کے لئے ان شرائط پر
پابند ہونا ضروری ہے۔

اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر تم خدا کی رضا کے حصول کے لئے ایک قدم اٹھاؤ گے
تو وہ چند انعام پاؤ گے۔ اور اب تو تمہارے لئے کوئی مشکل بھی نہیں۔ قوم کی تعداد خدا کے فضل
سے چار لاکھ سے متجاوز ہے۔ اس میں ہر قسم کے رشتے ناطے مل سکتے ہیں۔ صرف ایک عزم
ایک عہد ایک توجہ کی ضرورت ہے۔ ہر ضلع میں ایک رجسٹر ہونا چاہیئے۔ جس میں لڑکے لڑکیوں
کے نام مع انکے حالات کے ہوں۔ اور امام وقت کے ارشاد کے ماتحت ہوں پھر دیکھو کیا برکتیں
نازل ہوتی ہیں ہماری قوم پر اور کیا سکھ حاصل ہوتے ہیں ہمیں اور کیسے بہشت بنجاتے ہیں ہمارے
گھر رشتوں اور ناطوں کے متعلق عورتوں کو کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے مردوں کو صلاح دیں مرد
خود رشتوں کا انتظام کریں اور مرد نہیں ایک عورت کے کہنے پر اپنے لئے آئندہ زندگی کی
مشکلات نہ خرید لیں۔ جو لوگ ان رشتوں کے معاملہ میں احتیاط نہیں کرتے۔ وہ خدا کے
قائم کردہ سلسلہ کی مخالفت کے مرتکب ہیں کیونکہ غیر احمدی کو لڑکی نکاح کر دینے کے یہ معنی ہیں کہ لڑکی
کا تو اللہ حافظ اب اسکی اولاد بھی احمدی نہ ہوگی۔ حالانکہ برعکس صورت میں ایسا ہونا اغلب بلکہ

یقینی تھا۔ امام علیہ السلام نے بارہا ایسے فتوے دیئے ہیں کہ غیر احمدی سے رشتہ منع ہے۔
چنانچہ بدر نمبر ۲۶ جلد ۶ مطبوعہ ۲۷ رجون ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ کالم اوّل"

ایک شخص کی درخواست پیش ہوئی کہ میری ہمشیرہ کی منگنی مدت سے ایک غیر احمدی کیساتھ ہو چکی ہے۔ اب اسکو قائم رکھنا چاہیئے یا نہیں؟

(حضور ؑ نے) فرمایا۔ ناجائز وعدہ کو توڑنا اور اصلاح کرنا ضروری ہے الخ۔ اس طرح بدر نمبر ۴۲ جلد ۶ مطبوعہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۷ کالم اول میں ہے

سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی لڑکی ہے جس کے والدین غیر احمدی ہیں والدین اس کے ایک غیر احمدی کیساتھ شادی کرنا چاہتے تھے۔ اور لڑکی ایک احمدی کیساتھ کرنا چاہتی تھی۔ والدین نے اصرار کیا عمر اسکی اس اختلاف میں بائیس سال تک پہنچ گئی لڑکی نے تنگ آکر والدین کی اجازت کے بغیر ایک احمدی سے نکاح کر لیا۔ نکاح جائز ہوا یا نہیں۔ حضرت (مسیح موعودؑ) نے فرمایا کہ نکاح جائز ہو گیا۔

ان صریح حکموں کے بعد جس میں والدین کی اجازت کے بغیر بھی بالغ لڑکی کا احمدی سے نکاح جائز ہے۔ اگر کوئی احمدی سستی یا بے پروائی سے کام لے تو مجھے اسکی احمدیت پر تعجب ہے یہ کہنا کہ رشتہ داروں کو نہیں چھوڑ سکتے۔ بہت ہی قابل افسوس ہے۔ اور پھر ایسے لوگ یاد رکھیں کہ وہ جس سکھ کی امید پر اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ وہ سکھ کبھی حاصل نہیں کرینگے اگر کسی نے سکھ حاصل کیا ہو تو ضرور مجھے لکھو کیونکہ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ خدا اور اسکے فرستادہ کی خلاف ورزی کرکے اور ایسے فعل کا مرتکب ہو کر جس سے قومیت باطل ہو۔ کوئی آدمی سکھ نہیں پا سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح سے بھی جب پوچھا گیا۔ آپ نے یہی فرمایا۔ اور اس اشتہار کا حوالہ دیا۔ جو حضرت اقدس شائع کر چکے ہیں دیکھو الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۸ صفحہ ۲ کالم ۲ مطبوعہ ۲۴ رمئی ۱۹۰۶ء پھر یہ واقعہ تو ابھی تازہ ہے۔

کہ جناب امیر المومنین نے ایک احمدی کو جس نے اپنی لڑکی غیر احمدی کو نکاح کر دی تھی

عہدۂ امامت نماز سے معزول فرمایا۔ اور ارشاد کیا کہ وہ نہیں جانتا ایسی باتوں سے قومیت باطل ہوتی ہے اور حضرت صاحب کے حکم کی صریح خلاف ورزی ہے وہ احمدی کیسا ہے گویا اسے وہی حیثیت دی جو ایک غیر احمدی کی ہے پس میں اپنے معزز بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ پختہ عہد کریں کہ اپنے رشتے احمدیوں میں کرینگے۔ اور ان لوگوں سے بھی بچینگے۔ جو صرف ناطہ لینے کے لئے بیعت کا خط لکھدیتے ہیں۔ مگر عملی طور پر اس میں کوئی مصروفیت نہیں دکھاتے مجھے اپنے ایک مہربان کا طرزِ عمل بہت پسند آیا جنھوں نے اپنے آیندہ داماد کے قبل از فیصلہ ناطہ یہ سوال کئے۔ کہ وہ کب سے بیعت میں ہیں۔ اتنے عرصہ میں کتنی بار قادیان تشریف لیگئے ہیں سلسلہ کی مدات میں کسقدر چندہ دیتے ہیں۔ جہاں رہتے ہیں۔ وہاں تبلیغ میں کیا کوشش کی ہے وغیرذالک۔ دراصل ایسے سوالات سے اسکے ایمان اور عملی حالت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ یہ حکم کوئی نیا حکم نہیں۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے بھی اہل کتاب کے بارے میں یہی حکم دیا تھا۔ اور اسوقت کے ضعیف مسلمانوں نے اسپر عمل کیا۔ اور آنے والی امتوں کے لئے بہترین نمونہ چھوڑا۔ اب میں چاہتا ہوں کہ ہم لوگ بھی وہی نمونہ دکھائیں۔ اور آنیوالی نسلیں ہمارا اتباع کریں ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارا غلط طرزِ عمل دیکھکر اسے سند قرار دے لیں۔ اور ہم "یجادلون اوزارھم واوزار امع اوزارھم" کے مصداق ہوں۔ اسوقت جو مسیح موعود کو نہیں مانتے انکی پوزیشن ماننے والونکے مقابلہ میں وہی ہے۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے ماننے والونکے مقابل میں نہ ماننے والوں کی یا مسیح بن مریم علیہ السلام کو ماننے والونکے سامنے نہ ماننے والوں کی تھی۔ پس وہی احکام اب بھی نافذ ہونگے۔ چنانچہ ہوئے اب ضرورت ہے آمنا وصدقنا سمعنا واطعنا کہنے والوں کی جو میں امید کرتا ہوں کہ احمدی جماعت میں بہت ہیں۔ اور بہت سے اور نکلینگے۔ احمدی جماعت یاد رکھے کہ وہ ایک نبی کی جماعت ہے اور ہر نبی نے اپنی جماعت کو وامتازوا الیوم ایھا المجرمون کے ماتحت الگ رکھا ہے۔ اور دوسروں میں جذب ہونے سے بچایا۔ حضرت موسیٰ تو اپنی قوم کو وہاں سے لیکر ہجرت ہی کر آئے کیونکہ وہ جانتے

تھے۔ کہ ان میں رہکر انکا دین سلامت نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح ہر مومن کو چاہیئے کہ منکروں سے اپنے آپکو الگ رکھے اور ان میں جذب ہونیکی بجائے خود انہیں اپنے اندر جذب کرنیکی سعی بلیغ فرمائے۔ میں اس مضمون کو خدا کے آستانہ پر اپنا سر عبودیت رکھتا ہوا ختم کرتا اور دعاگو ہوں کہ الٰہی ان لفظوں میں بیری کیا میرے امام صادق کی تڑپ جو اس حکم کے نفاذ سے متعلق تھی۔ ڈالدے اور ایسے دل دے جو اسپر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح عمل کرنیوالے ہوں اللّٰھم آمین

نغمۂ دلفروز

آہ ہونسی یا حسرتی ہوا چشم زدن میں
لگ جائے کہیں آگ نہ اس چرخ کہن میں

پنجاب میں اب جی نہیں لگتا شہ یثرب
بلوالو مجھے بہر خدا اپنے وطن میں

احمد کے غلاموں کا ہوں شیدائے طریقت
کس طرح سے گھبراؤں بھلا رنج و محن میں

عیسیٰ دم آخر تو مجھے جلوہ دکھا دے
میت بھی تڑپتی نہ رہے گور و کفن میں

اس سر پہ ہوں قربان جو جھکتا ہو ترے آگے
اس دل پہ تصدق جو رہے تیری لگن میں

اے بحر کرم ہم بھی تو دیکھیں تری لہریں
دکھلا دے بہاریں وہی پھر دیں کے چمن میں

یا رب ہے یہی میری تمنا کہ دم مرگ
جلوہ ہو ترا آنکھوں میں کلمہ ہو دہن میں

منظور ہوں میں حب احمدؐ کی بدولت
ہے لطف خداداد مرے شعر و سخن میں

منظور احمد بھیروی

نالۂ جانسوز

مرض کہاں کا خدا جانے مجھکو آ چمٹا
دوا بھی بول اٹھی میں دوا نہیں بنتی

عجیب بحر ہے! ہر لہر مجھ سے کہتی ہیں
کسی سے بھی تو مری اے خدا نہیں بنتی

یہ رنج بنتی ہے غم بنتی درد بنتی ہے
یہ میری آہ اک آہ رسا نہیں بنتی

مری امید بھی مجھکو تو نا امیدی ہے
حیات بنتی ہے ظالم قضا نہیں بنتی

مرزا بشیر احمد

امت محمدیہ میں نبوت

رقم زدہ مولانا محمد احسن صاحب فاضل (امروہوی)

تصدیق المسیح

(اعتراض) **قولہٗ** - احمدی لٹریچر میں غیر تشریعی نبوت کا بھی ایک نیا مسئلہ ایجاد ہُوا ہی الخ

(جواب) **اقول** اے حضرت یہ نیا مسئلہ نہیں ہی بلکہ یہ مسئلہ قدیم الایام سے چلا آتا ہے اور اب تک شریعت اسلام میں ہی اور قیامت تک رہیگا جس کا مختصر بیان یہ ہی کہ حدیث متفق علیہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں موجود ہے کہ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات - اب آپ غور فرماویں کہ اس حدیث میں نفی اور اثبات کیساتھ نبوت مبشرات کی ثابت کی گئی ہے جس سے ثبوت قطعی طور پر ہو

([illegible]) جاتا ہے ورنہ لا الہ الا اللہ میں ثبوت قطعی طور پر نہ ہو سکیگا وھو باطل - اول تو اس حدیث میں استثنا متصل موجود ہے جس کے لئے حرف الا کے حقیقی معنے استثنا متصل ہی

(ثانیاً) کے ہُوا کرتے ہیں نہ منقطع کے اور ثانیاً یہ کہ مبشرات کی خبر جو دیجاویگی تو کیا جفر سے دی جاویگی یا رمل یا کہانت سے - ونعوذ باللہ منہ پس مبشرات کی پیشگوئیاں واسطے تائید اسلام کے نبوت کے ہی ذریعہ سے دیجاویگی - اور یہی نبوت غیر تشریعی ہے یا نبوت جزوی دوسرے لفظوں میں کہو قرآن مجید کی متعدد آیات اس نبوت جزوی مبشرات کو قطعی طور پر ثابت کر رہی ہیں مثلاً دیکھو آیت انّ الّذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ الّا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون ۵ نحن اولیٰؤکم فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم

(ثالثاً) ولکم فیھا ما تدعون ۵ نزلاً من غفور رحیم - وغیر ذٰلک من الایات ثالثاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جتنے انبیاء گزرے - وہ تمام اس نبوت مبشرات کے ساتھ

---

(۱) اس اعتراض نمبر ششم میں ہیڈ ماسٹر صاحب نے تین حدیثیں لکھی ہیں جن سے اپنے زعم میں بعد آنحضرت صلعم کے کسی نبی کے آنیکی نفی سمجھی ہی باوجودیکہ انہیں تینوں حدیثوں سے حضرت اقدس کا دعویٰ نبوت جزوی ثابت ہوتا ہے ملاحظہ ہو کل جواب ہر سہ حدیثوں کا

ممتاز کئے گئے کیونکہ نبوت احکام کی بنی اسرائیل میں تورات پر ختم ہوگئی تھی۔ دیکھو آیت انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی ونور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتٰب اللہ وکانوا علیہ شھداء فلا تخشوا الناس واخشون ولا تشتروا بایٰتی ثمنًا قلیلًاؕ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الکٰفرون۔ خلاصہ حدیث مذکور کا یہ ہے۔ کہ نبوت احکام فرائض واجبات حلال وحرام وغیرہ کی باقی نہیں رہی لیکن دین اسلام کی تائید کے لئے نبوت مبشرات کی قدیم الایام سے ابتک ضرور باقی ہے صدق رسول کریم علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ اس حدیث میں مشبہ مشبہ بہ سے بہت زیادہ فضیلت رکھتا ہو۔ جیسے کہ تمام صیغہا ئے درود شریف میں کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب انبیاء پر نہایت درجہ کی فضیلت حاصل ہے دیکھو اسکی تفصیل علم بیان میں[1] پھر دیکھو کنز الاعمال جلد ۶ صفحہ ۱۹۳ ما من نبی الا لہ نظیر من امتی ابن عساکر عن انس جو حدیث طویل ہو آگے رہے منذرات انکی نبوت کو اس حدیث میں بدیں وجہ بیان نہیں فرمایا گیا کہ ملہم منذرات بیان فرماتا ہے وہ صرف مخالفین دین اسلام کے لئے ہوتے ہیں۔ اور دشمنوں اور اعداء کے لئے جو منذرات ہوتے ہیں وہ مومنین کے لئے مبشرات میں داخل ہیں اسلئے منذرات کا ذکر اس حدیث میں مندرج نہیں کیا گیا ھٰذہٖ نکتۃ جلیلۃ لا یعقلھا الا العالمون۔ اس تزویر کے ذیل میں مزوّر صاحب نے ایک حدیث کا ترجمہ غت ربود کر کے لکھدیا ہے اسلئے اولاً ہم اصل حدیث کے الفاظ لکھتے ہیں اور جو تزویر اسکے ترجمہ میں کی گئی ہے اسکا دفع تحریر کرینگے انشاء اللہ تعالےٰ والحدیث ھٰذا قال کانت بنوا اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون قالوا فما تامرنا یارسول اللہ قال فوا ببیعۃ الاول فالاول اعطوھم حقھم فان اللہ سائلھم عما استرعاھم انتہی۔ اس حدیث میں اولاً لفظ تسوسھم

خلاصہ صحیح حدیث مذکور

[1] سر اسکا یہ ہے کہ قرآن مجید توراۃ سے افضل اور بڑھکر اور سید المرسلین موسیٰ سے افضل اور بڑھکر کیونکر علماء امت کیونکر بڑھ چڑھکر انسے نہ ہوں۔

ہی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل میں سیاست کرنیوالے بھی گزرے ہیں یعنی جہانبانی و رعیت پروری سلطنت سے کی ہے اور مصلحین رعیت پرور سلطنت ہوئے ہیں جس کے لئے وحدت قہری ضروری ہے حاشیہ بخاری میں لکھا ہے ای تتولی امورھم کا لامراء والولاۃ بالرعیۃ والسیاسۃ القیام علی الشئی بما اصلحہ۔ ان الفاظ حدیث سے بقرینہ سیاق و سباق یہ معلوم ہوا کہ میری امت میں میرے بعد سیاست کرنیوالے نبی نہیں آئینگے چنانچہ اس امت مرحومہ میں ایسا ہی کچھ واقع ہوا۔ کہ کوئی سلطان اس امت میں نبی ہوکر نہیں گزرا اور نبوت کا مدعی نہیں ہوا دیکھو زمانہ خلافت راشدہ ہی میں جناب حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور امیر معاویہ صاحب کا زمانہ خلافت اور نیز دیگر بنی عباس اور بنی امیہ کے زمانہ خلافت پر نظر ڈالو کہ کسقدر کثرت کے ساتھ خلفائے مصلحین رعیت ہوئے اور بعض ان میں سے جابر و قاہر بلکہ ظالم بھی ہوئے یہ حدیث اسی خلافت کی طرف ناظر ہے کہ ان میں باوجود مصلحین ہونیکے کوئی خلیفہ نبی نہیں ہوا۔ یہ پیشگوئی کس قدر صداقت کیساتھ پوری ہوئی۔ بخلاف بنی اسرائیل کے کہ ان میں بادشاہ ہوکر بھی نبی ہوئے ہیں جیسے کہ حضرت داؤدؑ و حضرت سلیمانؑ وغیرہم ہاں سلاطین و خلفاء کے علاوہ صاحب الہام نبی اور اولیاء ملہم اس امت میں کثرت سے واقع ہوئے گو انہوں نے کسی مصلحت سے دعوے نبوت کیا ہو یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے انکو اس دعوے کا حکم نہ ہوا پھر وہ کیونکر دعوے کر سکتے تھے بخلاف مسیح موعود کے پس بقرینہ سیاق و سباق کے ثابت ہوا۔ کہ نفی اس نبی کی ہے جو سلطان ہوکر آوے نہ اس نبی کی جو ولایت کاملہ سے سرفراز ہوکر اس امت میں آوے چنانچہ صاحب ولایت ملہمین اس امت میں کثرت سے پیدا ہوئے جن کی وحدت ارادی تھی نہ قہری ثانیاً آگے لفظ حدیث کے یہ ہیں قالوا فما تامرنا یہ قرینہ اس امر کا ہے کہ خلفاء اور سلاطین چونکہ جابر و مرتکب امر ناحق کے بھی ہو جایا کرتے ہیں کیونکہ انکی وحدت قہری ہوتی ہے اگر وہ کوئی امر جبریہ ہم سے کرانا چاہیں تو ہم کیا کریں اسکا جواب نبی کریم نے یہ فرما دیا کہ فوا ببیعۃ الاول فالاول یعنے خلیفہ اول کی بیعت صحیح ہے اور ہوتے بیعت اول کے دوسرے خلیفہ کی بیعت باطل ہے۔

جواب حدیث لا نبی بعدی کا جو حدیث بخاری میں ہے

حاشیہ بخاری میں لکھا ہے قال فوا امر من الوفاء والمعنی انہ اذا بویع الخلیفۃ بعد خلیفۃ فبیعت الاول صحیحۃ فیجب الوفاء بھا وبیعت الثانی باطلۃ۔ یہ پیشگوئی اسی طرح پر واقعہ بھی ہو گئی کیونکہ اس امت میں صاحب جبروت و سلطنت کوئی نبی نہیں ہوا جسکی وحدت قہری ہوتی ہے بلکہ اولیاء صاحب ولایت ملہم ہوئے حتی کہ آخری خلیفہ بھی مثیل عیسیٰ ہو کر ہی آیا جیسا کہ حدیث صحیح میں اسکو نبی فرمایا گیا جسکی وحدت ارادی ہے۔ نہ قہری اور اولیاء اللہ کا صاحب الہام اور صاحب وحی ہونا مخالفین کو بھی تسلیم ہے اور جس ولی کو کثرت کے ساتھ الہامات ہوئے ہوں وہی جزوی نبی ہے پس اس حدیث میں جس نبی کی نفی فرمائی گئی ہے بقرینہ سیاق و سباق کے صاحب سلطنت نبی کی نفی ہے نہ صاحب ولایت کی تاکہ اخیر فقرہ حدیث کا فان اللہ سائلھم الخ اس سے یہ بات سمجھی جاتی ہے۔ کہ خلفاء اور سلاطین مصلحین امت کے بسبب نبی نہ ہونے کے کسی قدر مظالم کے بھی مرتکب ہونگے اسلئے ان سے مواخذہ اور مطالبہ بھی کیا جاویگا۔ ان الفاظ سے یہ بھی ثابت ہوا۔ کہ مسیح کا اس امت میں آنا ہرگز ایسے مہدی کے ساتھ نہ ہوگا۔ جو صاحب جبروت اور سلطنت یا خونریز ہو ہاں اس بات کا ہمکو انکار نہیں کہ کسی دوسرے ملک میں بمقابلہ کفار مخالفین کے جو بحیثیت اسلام کے مسلمانوں پر ظالم ہوں کوئی سلطان مسلمانوں کی امداد کرکے اسکے ظلم و تعدی سے ان کو نجات دیوے اور اس حیثیت سے وہ بھی خلیفہ اسلام کہلائے۔ وہ خلیفہ مسیح موعود کی مخالف نہیں ہو سکتا۔ ہاں بحیثیت تائید اسلام کے اسکو بھی مہدی کہہ سکتے ہیں ولیکن کامل مہدی مسیح موعود ہی ہے لا غیر لا مہدی الا عیسیٰ اسی کی طرف ناظر ہے اور قصہ مندرجہ قرآن مجید کا جو اشموئیل نبی کے وقت میں طالوت کو اللہ تعالےٰ نے بادشاہ مقرر فرمایا اس سے بھی امکان و جواز اس امر کا ثابت ہوتا ہے کہ باوجود موجود ہونے نبی کے امت محمدیہ میں بھی کوئی خلیفہ ہو سکتا ہے۔ جس کے ارادت قہری ہو پس جیسا کہ مخالفین کا مزعوم ہے اور سر اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے علم و حکمت میں یہ امر مقرر ہو چکا تھا کہ اس دین حقہ کی حقیت

کو نشانات آسمانی اور زمینی اور روحانی سے کل عالم پر واضح فرما دیوے اور معترض کے اس قسم کے اعتراضات کہ دین اسلام طاقت سیفی سے شایع ہوا ہے نہ وحدت ارادی سے دفع کر دیوے اگر صرف کوئی نبی خصوصًا مسیح موعود خلیفہ آخری طاقت سیفی کیساتھ آتا یا مہدی خونی کے ساتھ ہوتا تو وہ اعتراض دفع نہ ہوتے کیونکہ بصورت وحدت قہری کے نفاق کے طور پر بھی اکثر اشخاص کسی مذہب کے معتقد ظاہری ہو جاتے ہیں اسلئے مسیح موعود خود بھی وحدت قہری کے ساتھ مبعوث نہیں ہوا اور نہ مہدی صاحب جبروت کیساتھ آیا۔ بلکہ وہ خود ہی مہدی ہے اور خود ہی مسیح اور نبی ہے یہاں سے اول حدیثوں میں بھی تطبیق حاصل ہو گئی۔ جن میں بعض صفات کو مہدی کی طرف منسوب کیا گیا ہے پھر انہیں صفات کو مسیح کے ساتھ منسوب کیا ہے اگر مزور صاحب ایسی حدیثوں کے الفاظ ہم سے طلب کرینگے تو ہم انشاء اللہ پیش کرینگے اور یہ ہمیں جو صحیح حدیثوں کے الفاظ میں آیا ہے کہ اسکے انفاس متبرکہ یعنی اسکی دعاؤں مباہلہ اور حجج بیّنہ اور براہین قاہرہ اور دلائل باہرہ سے مخالف ہلاک ہونگے اور جملہ مذاہب باطلہ بھی ہلاک ہو جاوینگے۔ مسئلہ نبوت تشریعی اور نبوت غیر تشریعی کا ہرگز ہرگز جدید مسئلہ نہیں۔ تمام قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اسکی مثبت ہیں حضرت موسیٰ صاحب شریعت کے بعد جسقدر انبیاء ہوئے۔ وہ غیر شارع ہی تھے پھر دیکھو آیت یحکم بہ النبیون کی تفسیر کو اور ہمارے رسالہ ستہ ضروری و تحذیر المومنین وغیرہ کو اگر بنظر انصاف مطالعہ کروگے تو مطلع صاف ہو جاویگا یہ اعتراض سخت نادانی سے ہوا ہے اور پھر ہم دریافت کرتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ تمہارے زعم کے موافق آئینگے باوجودیکہ وہ نبی ہیں لیکن بغیر تشریعی نبوت کے ہی آوینگے کیونکہ نبوت سے معزول ہونا تو کہیں سے ثابت نہیں ہو سکتا کہ وجیہ الدنیا والآخرۃ موجود ہے پھر بھی غیر تشریعی نبوت تو ثابت ہو گئی ھا ہو جوابکم فھو جوابنا تزویر ضمن (ب) دوسری حدیث کے اصل الفاظ یہ ہیں عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ان مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنیٰ بیتًا واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویتہ فجعل الناس

یطوفون بہ فیعجبون لہ ویقولون ھلا وضعت ھٰذہٖ اللبنۃ قال فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین رواہ بخاری اس حدیث میں لفظ من قبلی کا موجود ہے جس سے بصراحت ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے انبیاء ماقبل میں سے ہر ایک نبی کی بعثت ختم ہوگئی۔ اور اب ان میں سے کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور اسکے مقتضائے مفہوم مخالف سے یہ بھی مفہوم ہوتا ہے کہ مابعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تائید دین اسلام کے لئے امتی نبی آتے رہینگے اگر کوئی کہے کہ بعض روایت میں لفظ من قبلی کا موجود نہیں ہے تو ہم کہتے ہیں کہ مطلق سے مراد وہی مقید ہوا کرتا ہے جس کی قید دوسری جگہ سے ثابت ہو چکی ہے۔ اور بموجب اس حدیث اصح الصحاح کے خاتم النبیین کے معنی بھی جو بکسر تا قراءت آئی ہے یہی ہیں۔ کہ انبیاء بنی اسرائیل میں سے اب کوئی نبی بعد آنحضرت صلعم کے نہیں آسکتا کیونکہ میں ان کا ختم کرنیوالا ہوں بلکہ آپ کے فرمانبردار امت میں سے نبی آئینگے جیسا کہ قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین و الشھداء والصالحین۔ بلکہ ہم کہتے ہیں کہ آپ کی امت کے علماء اور افراد کو وہ فضیلت حاصل ہے کہ وہ علماء تو کانبیاء بنی اسرائیل ہیں اور جو امتی نبی طفیلی ہو کر آئینگے۔ وہ انبیاء بنی اسرائیل سے بھی بڑھکر ہونگے کیونکہ جب علمائے امت انبیاء کی مانند ہوئے تو انبیاء امت مرحومہ بنی اسرائیل کے انبیاء سے فضیلت میں بڑھکر ہونے چاہئیں پھر یہ آیت بھی اس فضیلت کی تائید کرتی ہے کہ ولو نشاء لجعلنا منکم ملٰئکۃ فی الارض یخلفون سچ فرمایا حضرت جری اللہ نے شعر

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو ✽ اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور نبوت کی بحث دیکھنی ہو تو دیکھو ہمارے رسالہ ستہ ضروری کو بس اس حدیث نے بھی مخالفین کے مزعوم کو بالکل باطل کردیا شعر میں الزام انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا تزویر ضمن (جر) اس مضمون میں مزور صاحب نے تیس دجالوں کی حدیث بھی لکھی ہے۔ جس کا جواب متعدد

بیان حدیث خاتم النبیین کا جو بخاری کی حدیث طویل میں ہو

بیان حدیث دجال نمبر ۳۰ کا جو تزویر نمبر ۳ صفحہ بخاری میں ہے۔

رسالوں میں دیا جا چکا ہی یہاں پر ہم مختصر یہ عرض کئے دیتے ہیں کہ ہاں ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ بمقابل حضرت سید المرسلین کے دجال بھی بہت ہوئے ہیں اور عدد تیس پر ہی منحصر نہیں تیس سے بھی بہت زیادہ گزر چکے جیسا کہ دوسری حدیثوں میں آیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں بھی مسیلمہ کذاب وغیرہ پیدا ہو گئے تھے مگر جیسا مخالفین اسلام تو نعوذ باللہ آنحضرۃ صلعم کو ہی کذاب و دجال ہی سمجھتے رہے ہم نعوذ باللہ منہ پھر اب یہ غور کرنا چاہیئے کہ مابہ الامتیاز اس حق و باطل میں کیا واقعہ ہوا۔ علاوہ ہزارہا مابہ الامتیاز کے ایک مابہ الامتیاز یہ بھی واقع ہوا کہ آپکا دعوے منجملہ دعاوی کے جو ایک کلمہ طیبہ ہے جسکو اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا ہے کلمة طيبة كشجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء توتی اكلها كل حين باذن ربها. کیسا ثابت و قائم رہا۔ کیونکہ تمام دنیا میں اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً رسول الله جو آپکے دعاوی میں سے ہے کس قدر متمکن فی العالم ہوا۔ پانچوقت آذانوں میں باواز بلند تمام دنیا میں پکارا جاتا ہے۔ اور پھر اسکے ثمرات قرب الہٰی اور الہامات منجانب اللہ حاصل ہوتے رہتے ہیں اور مسیلمہ کذاب وغیرہ کا نام بلفظ کذاب و ملعون لیا جاتا ہے **شعر**

بو مسیلم را لقب کذاب ماند ❊ مر محمد را اولو الالباب ماند

کا ذباں مردند و شد ترکی تمام جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے و مثل كلمة خبيثة كشجرة خبيثة ن اجتثت من فوق الارض ما لها من قرار۔ کسی جری اللہ کے زمانہ میں بھی اس مابہ الامتیاز کے نشانہ جات اسقدر کثرت در کثرت کے ساتھ ہمکو مشاہد ہو چکے۔ جو ان چند سطور میں انکے لکھنے کی گنجایش نہیں دیکھو بیرونی مکذبین معاندین کو جو قریب دو سو دجا جلہ ہلاک کر کے حقیقة الوحی میں لکھے ہوئے موجود ہیں۔ اور بہت سے نہیں لکھے گئے جو اجتثت من فوق الارض ما لها من قرار کے کامل مصداق تھے اور باقی جواب موجود ہیں۔ اگر توبہ نہیں کرینگے تو وہ بھی انہی میں مر کر شامل ہو جاوینگے یا کسی

ویل ہی اپنی حیات ہی میں وہ مبتلا ہونگے۔ اسکے یہاں اندھیر نہیں ہے ہاں دیر ہو جاتی ہے
امہلہم رویدا کہاں ہے عصای موسیٰ و الٰہی بخش اکونٹنٹ اور کہاں ہے چراغ دین جمونی
وغیرہ وغیرہ اور کہاں ہیں لیکھرام اور آتھم اور ڈوئی وغیرہ وغیرہ جو بموجب الہامات شایع
شدہ کے ہلاک و برباد ہو گئے اور حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی وفات شریف بموجب
الہامات و بشارات شایع شدہ کے واقع ہوئی۔ دیکھو رسالہ حیات الانبیاء فی وفات
الانبیاء وغیرہ وغیرہ اور آپکا سلسلہ احمدیہ حقہ وقتاً فوقتاً روز افزوں ترقی پذیر ہے کما
فی الالہام۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک ہیڈ ماسٹر صاحب
ترجمہ حدیث دجاجلہ میں یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا باقی ترجمہ بوجہ طوالت نظر
انداز کر کے صرف مطلوبہ حصہ تحریر کیا گیا ہے ایہا الناظرون ہیڈ ماسٹر صاحب نے جو پہلے چودہ قصہ
ہیں ازالہ اوہام پر اختصار حدیث کا اعتراض کیا تھا وہ اس اپنے ہی قول سے معترض نے
رد کر دیا یخربون بیوتھم بایدیھم وایدی المومنین۔ اور اناجیل
میں تو حضرت عیسےٰ کا دوبارہ آنا بموجب اس اپنے فیصلہ کے جو الیاس نبی کے دوبارہ آنے
میں وہ کر چکے ہیں لکھا ہے پس انجیل مرقس باب ۱۳ کی آیات ۲۱ و ۲۲ آپکو کیا نفع دے سکتی
ہیں جب کہ صادق و کاذب کا معیار ہم ہی لکھ چکے ہیں۔ اور انہی درسوں کے آگے اپنے آنیکے
نشانات حضرت عیسےٰؑ نے بتلائے ہیں۔ جو اس زمانہ بعثت مسیح موعود میں موجود ہیں۔ واضح ہو
کہ ہمنے اس تحریر میں اختصار کو بہت مدنظر رکھا ہے اسلئے ان وساوس کے رد کی طرف توجہ
کی گئی جنکو مخالف احادیث ثلاثہ سے جو اس نمبر ششم میں مذکور ہیں اپنا بڑا مایہ ناز سمجھتے ہیں
باقی دیگر لغویات و ہفوات کے رد کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ و بس من تقریر فی دفع التزویر

انجیل مرقس کے باب ۱۳ کی آیات کا جواب

ان ارید الا الاصلاح

یہ مضمون ہمارے دوست منشی خادم حسین صاحب نے نہایت محنت و جانفشانی و تدقیق و تحقیق سے حضرت خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی ایک پیشگوئی کی تصدیق میں لکھا ہے کہ میری امت میں سے ایک فرقہ حضور علیؓ کے بارے میں نصاریٰ کا مثیل ہو جائیگا۔

منشی صاحب کی وسعت نظر و علمی تبحّر کا ثبوت خود انکا مضمون ہے کہ جو بات کی ہے اسکا حوالہ دیا ہے اگر کوئی حوالہ غلط ہو یا ایسی بات اس فرقہ کی طرف منسوب ہو جسکے وہ قایل نہ ہوں تو ہم بڑی خوشی سے اسکی تردید کرنے کو تیار ہیں کیونکہ مقصد تحقیق حق و تزکیہ نفوس یعنی اصلاح ہے جو بہت برجستہ عنوان ہمارے فاضل دوست کو سوجھا ہے

معزز ناظرین! اس مضمون میں انشاء اللہ مجھکو یہ دکھانا ہے کہ عام طور پر مذہب شیعہ کے کون کون سے عقائد عیسائیوں کے ساتھ ملتے جلتے ہیں

مشابہت کا مجمل بیان

علامہ شہرستانی نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے گمراہ فرقوں کو سابقہ امت کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور فرمایا ہے کہ قدریہ اس امت کے مجوس ہیں اور مشبہ اس امت کے یہودی ہیں۔ "والرفضۃ نصارھا" اور رافضی اس امت کے نصاریٰ ہیں" ملل والنحل مطبوعہ مصر صفحہ

لیکن ہمارے شیعہ بھائی ہمارے شہرستانی کی صدق بیانی کو کب مانتے ہیں اسلئے بہتر ہے کہ میں حسب معمول ان ہی کی کتابوں کی طرف رجوع کروں و باللہ التوفیق

(۱) جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں ایکدن آنحضرت صلعم کی خدمت میں آیا۔ اور آپ قریش کے ایک مجمع میں بیٹھے تھے آپنے میری طرف دیکھا اور فرمایا۔ یا علی انما

مثلك فی ھٰذہ الامة کمثل عیسٰی ابن مریم احبه قوم فافرطوا فی حبه فھلکوا وابغضه قوم فافرطوا فی بغضه فھلکوا واقتصد فیه قوم فنجوا" ترجمہ اے علی! بہ تحقیق تمہاری مثل اس امت میں عیسٰے بن مریم کی سی ہے ایک قوم نے اس سے محبت کی اور اس محبت میں حد سے بڑھ گئے پس ہلاک ہوگئے۔ اور ایسا ہی ایک قوم نے اس سے بغض کیا اور بغض میں حد سے بڑھ گئے پس ہلاک ہوگئے اور ایک قوم نے اعتدال کو ملحوظ رکھا پس وہی ناجی ہوئی حدیث مذکور دیکھو تفسیر صافی (بحوالہ مجمع البیان) زیر آیت ولما ضرب ابن مریم مثلا مطبوعہ بمبئی صفحہ ۴۶۸ نیز دیکھو کتاب حیوۃ القلوب جلد اول باب ۲۸ حالات عیسٰی علیہ السلام صفحہ ۳۵۹ مطبوعہ لکھنؤ

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم جناب علی علیہ السلام کو خطاب کرکے فرماتے ہیں ان فیك شبھا من عیسٰے بن مریم لولا ان یقول فیك طوائف من امتی ما قالت النصارٰی فی عیسٰی بن مریم لقلت فیك قولا لا تمر بملا من الناس الا اخذوا التراب من تحت قدمیك یلتمسون بذلك البرکته" فروع کافی کتاب الروضہ صفحہ ۲۸ مطبوعہ لکھنؤ۔ ترجمہ اے علی! تم میں سچ مچ عیسٰی بن مریم کی طرح ایک بات ہے۔ اگر یہ (اندیشہ) نہ ہوتا کہ میری امت کے گروہ میں تیرے حق میں وہی کچھ کہنے لگجائینگے جو کچھ نصاریٰ نے عیسٰی بن مریم کے حق میں کہدیا۔ تو میں تمہارے حق میں ایک ایسی بات کہتا (یعنی تمہاری فضیلت میں) کہ جن لوگوں کے پاس سے آپ گزر جاتے وہ تمہارے قدموں کی خاک اٹھالیتے اور اس سے برکت پاتے۔

معزز ناظرین! یہ حدیث آپکی خاص توجہ کے لایق ہے مطابق اسکے آنحضرت صلعم نے حضرت علیؑ کے بارے میں وہ خاص قول ارشاد فرمانے سے زبان مبارک کو روک لیا۔ اور اگر بیان فرماتے بھی تو انکے خیال میں زیادہ سے زیادہ لوگ یہی کرتے کہ حضرت علیؑ کے قدموں کی خاک سے برکت ڈھونڈتے مگر جیسے کہ آئندہ روایات سے واضح ہوگا اگر آنحضرت صلعم

زندہ ہوتے تو دیکھتے کہ امت کے بعض فرقوں نے جناب علی کی قدموں کی خاک کو جبریل کا سرمہ چشم بنایا۔ اور اسکی ذات کو بشریت سے نکال سدرۃ المنتہٰی میں مسجود ملائکہ ٹھہرایا بلکہ بعض نے تو اللہ میاں کو ہی خدائی سے برطرف کر کے جناب علیؑ کو الوہیت کا سہرا بندھایا

(۳۲) اصول کافی میں ایک حدیث امام باقرؑ سے مروی ہے جس کا ماحصل یہ ہو کہ بعد وفات آنحضرت صلعم آپ کے بارہ اوصیا (خلفاء) مقدر و مقرر تھے جن میں سے (امام فرماتے ہیں کہ) بعض گزر گئے۔ اور بعض باقی ہیں۔ اور آنحضرت صلعم کے یہ اوصیاء حضرت عیسےٰ کے اوصیاؑ (حواریوں) کے چلن پر ہوتے تھے۔ جو کہ بارہ تھے۔ اسکے بعد اصل حدیث میں یہ فقرہ ہے "وکان امیر المومنین علی سنۃ المسیح" یعنی جناب علی مسیحؑ کی سنت پر تھے۔ دیکھو اصول کافی کتاب الحجہ صفحہ ۲۴۲ مطبوعہ لکھنؤ۔ اور صافی شرح اصول کافی باب ۱۲۴ حدیث نمبر ۹ صفحہ ۲۲۷ مطبوعہ لکھنؤ

اسکے بعد ذیل میں اب ہر دو مذاہب مذکورہ کے بعض عقاید کو تفصیل کے ساتھ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہو۔

عقاید نصاریٰ	عقاید شیعہ
(۱) الوہیت مسیح قرآن مجید سے ظاہر ہوتا ہو کہ نصاریٰ نے کہیں مسیح کو عین ذات خدا مانا ہو جیسے کہ فرمایا۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہو المسیح ابن مریم۔ یعنی کفر کیا ان لوگوں نے جنھوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم ہی خدا ہو کہیں مسیح کو ابن اللہ کہا گیا جیسے کہ فرمایا وقالت النصاریٰ مسیح ابن اللہ	(۱) الوہیت جناب علی علیہ السلام و دیگر آئمہ اہلبیت کرام شیعیان غالی جنکا بانی عبد اللہ ابن سبا ہوا انکے سب فرقے جناب علیؑ کو خدا کہتے ہیں نصیری۔ انکا عقیدہ ہے کہ عبد اللہ ابن سبا نے ایکدفعہ جناب علی سے عرض کیا تھا "انت انت یعنی انت اللہ" تذکرۃ الائمہ مجلس صفحہ ۹۱

عقائد نصاریٰ

یہ بھی ظاہر ہو کہ ابن سے مراد دوسرے ابنائے انسان کیطرح نہیں ہو سکتی بلکہ نصاریٰ کا مطلب یہ ہو کہ مسیح خاص الخاص مقرب خدا ہے اور خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھا ہوا ہے کہیں تثلیث کے رنگ میں جیسے فرمایا۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثہ۔

یعنی کفر کیا انہوں نے جنھوں نے کہا کہ اللہ کی ذات میں تین اقنوم ہیں۔

ایک فرقہ نصاریٰ کا عقیدہ لکھا ہو کہ ”ہمارے خداوند کا جسم درحقیقت گوشت و پوست کا جسم نہیں تھا بلکہ صرف بظاہر ایک جسمانی صورت تھی یہ اسواسطے کہ مادی جسم ماننے میں موروثی گناہ کو اس میں شامل ماننا پڑتا تھا اور اس صورت میں الوہیت کا اتصال اسکے ساتھ ممکن متصور نہیں تھا۔ اسی فرقہ کی نسبت ایک اور محقق کا مقولہ ہے“ کہ ایسا ہی ہوا۔ کہ مسیح ہیکل انسانی میں گو ظاہر ہوا مگر حقیقت میں وہ انسان نہ تھا“ الخ

دیکھو ڈکشنری آف سیکٹس اینڈ ہیریٹیکس مؤلفہ جان ہنری بلنٹ مطبوعہ ۱۸۹۱ء در ذکر فرقہ ڈوسٹے

عقائد شیعہ

علیاویہ کا عقیدہ کہ علیؑ خدا ہیں اور محمد انکے بندے ہیں“ توضیح المقال مطبوعہ ایران ص۴۵

غرابیہ کہتے ہیں۔ کہ خدا نے جبریل کو جناب علی کے پاس بھیجا تھا مگر وہ بھول کر محمد صلعم کے پاس چلا گیا کیونکہ محمد صلعم علی کے مشابہ تھے اور جبریل پر لعنت کرتے ہیں کہ کیوں علی کا حق رسالت محمد صلعم کو دیدیا بعض کہتے کہ وہ خدا تھے۔ تذکرۃ الائمہ صفحہ ۹۱

خطابیہ امام جعفر صادق کو خدا مانتے ”ان الصادق ہو اللہ“۔ توضیح المقال صفحہ ۴۴

ناؤسی بعضے بالوہیت آنحضرت (صادق) قایل اند“ تذکرۃ الائمہ صفحہ ۱۵۳

یہ تو غالیونکی باتیں ہیں۔ ہمارے اثنا عشری صاحبان کب قایل ہونگے۔ اسواسطے مشتے نمونہ خروارے خاص انکے عقاید کو جو انکی کتابوں میں ہیں عرض کرتا ہوں۔

(۱) آئمہ کی نسبت لکھا ہو کہ وہ اپنی مرضی سے مرتے ہیں۔ اصول کافی کتاب الحجۃ پھر لکھا ہے کہ ”عزرائیل بفرمان او روح قبض میکند“ تذکرہ ص۸۵

یعنی ملک الموت حضرت علی کے حکم سے روح

عقائد نصاری	عقائد شیعہ
	قبض کرتا ہی دیکھو یہ کہ جبریل جناب علی کا شاگرد ہی تذکرہ صفحہ ۸۲) پھر لکھا ہی کہ جبتک علیؑ حاضر نہوں فرزند پیدا نہیں ہوتا" گویا لا یملکون موتاً ولا حیوٰۃ "کا مقابلہ کیا گیا ہی۔ (۲) علی مسجود ملائکہ (۱) شیطان روایت کرتا ہے کہ جب زمرہ ملائکہ میں مجھکو بارہ ہزار سال عبادت کرتے ہوچکے تو ایکدن ایک بڑی شعاع روشن نور کی گزر گئی عرض کیا گیا کہ بارخدایا یہ کس کا نور ہے جواب ملا کہ "این نور طینت علی بن ابیطالب است" عین الحیات مجلسی (۲) آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ معراج کی رات مینے حضرت علی کی تصویر سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھی، و دیدم کہ ملائکہ نزد آں صورت تذلل و تواضع میکردند و زیادہ از تذلل این دو گرگ نزد آنحضرۃ (علیؑ) حیوٰۃ القلوب جلد ۲ صفحہ ۱۸۷ (۳) معراج کیوقت حضرت علی کی شکل برابر آنحضرت کیساتھ تھی" و مثالک معی" و مثالک خلقی" تفسیر صافی صفحہ ۲۰۶ (۴) اور خود اللہ میاں نے اسوقت میں جناب علیؑ کے لب و لہجہ میں ہی رسول اللہ سے راز

عقاید نصاری	عقاید شیعہ
	کی باتیں کہیں وفی کشف النعمة انه سئل بای نعمة خاطبك ربك ليلة المعراج فقال خاطبني بلغة علي بن ابي طالب الخ تفسیر صافی زیر آیت سبحان الذی اسری (۵) تمام جہان کی چیزیں خدا کی طرف سے مامور ہیں کہ اماموں کی اطاعت کریں۔ امام حسینؑ فرماتے ہیں "واللہ ما خلق اللہ شیئاً الا وقد امره بالطاعة لنا" ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب دوئم صفحہ ۳۴۸ (۶) جناب علی علیہ السلام بیت اللہ شریف میں پیدا ہوئے
(۱۳) تثلیث۔ رومن کیتھولک نصاری میں عموماً مریم کی بڑی تعظیم کیجاتی ہے اور زمانہ نبوی میں ایک خاص فرقہ ایسا تھا جو اقنوم ثلاثہ میں باپ بیٹے کے ساتھ مریم کو بھی شامل کرتے تھے جیسی کہ قرآن مجید میں آیا ہے ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰہین یعنی اے مسیح تو نے لوگوں کو کہا تھا کہ مجھکو اور میری ماں کو الٰہ پکڑو۔ یا ایک دوسری آیت میں بھی جیسے کہ اسکی تائید	(۱۲) شیعوں میں بجائے تین کے پانچتن کو مانتے ہیں قدیم شیعوں میں ایک فرقہ مخمسیہ تھا۔ جسکا عقیدہ تھا کہ خدا نبیؐ و علیؓ و فاطمہؓ و حسنؓ و حسینؓ پر نازل ہوا۔ اور یہ پانچوں خدا ہیں۔ تذکرۃ الائمہ صفحہ ۹۱۸ آجکل بھی سب اثنا عشری اپنے آپکو پنجتنی کہتے ہیں۔ ایک اور گروہ بھی ہوا جسکا اسمی رعایت سے مخمسہ نام ہے وہ کہتے ہیں کہ سلمان فارسی ابوذر غفاری۔ مقداد۔ عمار بن یاسر۔ عمرو بن امیہ

عقائد نصاریٰ	عقائد شیعہ
پائی جاتی ہو جہاں فرمایا ہو کان یاکلان الطعام یعنی مسیح اور اسکی ماں دونوں کھاتے پیتے تھے۔ آجکل کے پروٹسٹنٹ عیسائی مریم کو نکال کر روح القدس کو تثلیث میں شامل کرتے ہیں	پانچوں بزرگوار خدا کی طرف سے دنیا کے انتظام پر مقرر ہیں اور خدا سے مراد انکی (بقول منتہی المقال) جناب علی ہیں" توضیح المقال صفحہ ۵۸۴ اس گروہ کا ذکر آنریبل سید امیر علی صاحب بالقابہ نے بھی اپنی تحریروں میں فرمایا ہو۔ دیکھو سپرٹ آف اسلام ایڈیشن اول صفحہ ۵۰۵
(۳) القائے شبیہ مسیح "وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم" بعض نے اس سے مراد امر حقیقت کے مشتبہ ہوجانے سے لی ہو اور عوام نے چونکہ مسیح کی صورت کسی اور شخص پر ڈالی گئی جو مسیح کا مشابہ ہوگیا" قال بعضہم الوجہ وجہ عیسیٰ والبدن بدن مناجنا × × × × × وقال قوم صلب الناسوت و صعد اللاہوت تفسیر صافی زیر آیت ولکن شبہ لہم۔ ایک فرقہ ڈوسٹے کا عقیدہ ہو کہ مسیح نے (صلیب کے وقت) تکلیف اٹھاتے ہوئے حقیقت میں تکلیف کو محسوس نہیں کیا تھا۔ مگر یہودیوں کو ایسا ہی معلوم ہوا" ڈکشنری آف سیکٹس صفحہ ۱۲۶	(۳) غالیوں کا عقیدہ لکھا ہے کہ حضرت علی خود شہید نہیں ہوئے بلکہ شیطان انکی صورت پر ہوگیا اور قتل ہوا۔ "بلکہ شیطان بصورت علی گردید وکشتہ شد" تذکرہ صفحہ ۹۱ (۲) امام حسین کی نسبت بھی ایسا ہی عقیدہ تھا کہ حنظلہ بن السعد الشامی پر امام کی صورت ڈالی گئی اور وہی مقتول ہوا۔ وفیہم قوم یزعمون ان الحسین بن علی لم یقتل وانہ القی الشبہ علی حنظلۃ بن السعد الشامی تفسیر صافی زیر آیت ولن یجعل اللہ للکٰفرین علی المومنین سبیلاً (۳) منصور عباسی نے امام صادق اور انکے بیٹے اسماعیل کو جلاد بھیجکر شہید کروادیا مگر صبح کو دونوں صاحب بدستور زندہ تھے قتل گاہ

عقاید نصاریٰ	عقاید شیعہ
	میں دیکھا تو دو کٹے ہوئے سر پڑے تھے آخر یہ آیت میں لکھا ہے فکان لقولہ تعالیٰ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم کتاب الخرائج مطبوعہ بمبئی صفحہ ۹۹
(۴) کفارہ مسیح تمام دنیا کی بخشش کیخاطر خدا نے اپنا پلوٹھا بیٹا قربانی دیدیا۔ اب چاہیئے کہ سب لوگ بیٹے پر ایمان لائیں تاکہ انکے اگلے پچھلے گناہ بخشے جائیں	(۴) شیعوں میں کفارہ امام حسین مسلم ہے گو مختلف طور پر مثلاً یہ کہ امام حسین علیہ السلام اسمٰعیل کا فدیہ ہو گئے اور آیت وفدیناہ بذبح عظیم میں مراد امام حسین ہی ہیں۔ اعجاز التنزیل خلیفہ سید محمد حسن صاحب مرحوم بعض کہتے ہیں کہ امت محمدیہ کی بخشش کی کوئی صورت نہ تھی بغیر اسکے کہ امام اپنی جان کو قربان کریں بعض کہتے ہیں۔ کہ صرف شیعوں کے واسطے جو انکی عزاداری کرتے ہیں۔ دولت ایران کا ایک وزیر ملقب بہ لسان الملک لکھتا ہے "درہمہ آفرینش شایستہ ایں شہادت کہ مفتاح شفاعت عامہ است جز حسین علیہ السلام کس نبود" ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب ۲ صفحہ ۹۸
(۵) قبر پرستی:۔ مسیح کی ایک قبر بیت المقدس میں ہے جسکی پرستش نصاریٰ کرتے ہیں اگرچہ وہ حقیقی قبر نہیں ہے اہل کتاب	(۵) شیعوں میں اماموں کے مزارات پر جانے کے بڑے بڑے ثواب ہیں اور اسبارہ میں بھی انہوں نے بڑا غلو کیا ہے مثلاً یہ کہ کوئی نبی نہیں ہے

عقاید نصاریٰ

کی نسبت بخاری شریف میں ہے اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد" خاصکر رومن کیتھولک تو مسیح کی قبر اور دوسرے بزرگوں کی قبروں کی بہت ہی تعظیم و توقیر کرتے ہیں

قرون وسطیٰ میں عیسائیوں نے جو صلیبی جنگ مسلمان بادشاہوں سے کئے ہیں جن میں کروڑوں روپے خرچ ہوئے اور لاکھوں آدمی قتل ہوگئے۔ ان کا مقصد یہی تھا۔ کہ مسلمانوں کا مسیح کی قبر پر تسلط نہ رہے

(۶) مذہبی اور قومی واقعات کو بذریعہ ڈراموں

عقاید شیعہ

ہو مگر اس نے کربلا کی زیارت کی ہو "وما من نبی الا وقد زار کربلا" صفحہ ۳۲۷ ناسخ التواریخ

(۲) موسیٰؑ کی بابت لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے سوال کیا کہ امام حسین کی قبر کی زیارت کرادو "فزارہ فی سبعین الفا من الملئکۃ" پس ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ زیارت کی۔ ناسخ صفحہ ۳۲۴

(۳) "من زار قبر الحسین عارفا بحقہ غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر" جس نے امام حسینؑ کی قبر کی زیارت انکے حق کو جان کر کی۔ اگلے پچھلے گناہ اسکے معاف ہو گئے۔ دوسری حدیث میں ہے "کتب اللہ فی اعلیٰ علیین مع الملئکۃ المقربین" ناسخ صفحہ ۳۲۴

(۵) امام رضا علیہ السلام کے مزار پر جانے کا ثواب دس لاکھ حج کے برابر لکھا ہے دیکھو کتاب جامع الاخبار

(۶) فریضہ حج کی تکمیل نہیں ہوتی جب تک کہ اماموں کے مزارات پر نہ جائیں۔ دیکھو تفسیر صافی زیر آیت واتموا الحج والعمرۃ

(۶) محققین یورپ نے ملک ایران میں ڈراما کے

عقاید نصاریٰ

کے لوگوں کو دکھلانا
قریب گیارہویں صدی عیسوی کے ملک فرانس میں مشہور "مریکل پلے" کی ابتدا ہوئی جو اپنے پاکیزہ مضمون میں نہایت ابتدائی حالت میں بہت مختصر ہے۔
دیکھو انسائیکلو پیڈیا امریکن اور انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا زیر لفظ ڈراما

عقاید شیعہ

کے رواج پذیر ہونیکی بابت لکھا ہو۔
لیکن ایران کے قومی لٹریچر کے مختصر بیان کو ہم ختم نہیں کر سکتے جب تک ڈراما کے ترقی پذیر ہونیکی طرف توجہ نہ دلائیں۔ جو کہ انیسویں صدی کے آغاز سے شروع ہو گیا ہے

یونانی ڈرامے اور یورپ کے قرون متوسط کی مسٹریز کی تدبیر بھی ایک خالص مذہبی رسم کی یادگار رہی ہو کر صدیوں سے محرم کے پہلے عشرہ میں سال بسال منائی جاتی ہو ان کھیلوں میں امام حسینؑ کو شہید کیا جاتا ہے شہزادہ قاسم کی شادی امیر تیمور کے پارٹ کئے جاتے ہیں۔

عموماً ایکٹر اصفہان کے باشندے ہوتے ہیں اور مسجدوں کے صحن محلسراؤں کارواں سراؤں میں خاص منڈوے بنائے جاتے ہیں جہاں یہ ڈرامے کئے جاتے ہیں مختصر بقدر حاجت مفصل دیکھو انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا زیر لفظ پرشیا اور نیز ڈراما کے بیان میں پرشین ڈراما کے ذیل میں
ہندوستان و پنجاب میں جو عشرہ محرم میں دلدل اور مہندی اور تابوت بنائے جاتے ہیں سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ رسم کہاں سے آئی اور اسکو کس

عقاید نصاریٰ

(۷) عصمت۔ نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح معصوم ہے اور اسکے سوا جس قدر نبی رسول ہو گزرے ہیں سب گنہگار تھے۔

اس بارہ میں انکو بڑا غلو ہے اور قرآن اور حدیث سے دوسرے انبیاء کے عموماً اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معائب ومطاعن خصوصاً تلاش کرتے اور شایع کرتے رہتے ہیں۔

عقاید شیعہ

نظر سے دیکھنا چاہیئے مذکورہ بالا انکشاف سے صاف ثابت ہو گیا کہ یہ رسم اسی سرزمین سے آئی ہی جس سے مذہب شیعہ ہندوستان میں آیا یعنے ایران اور یہ رسم بھی وہیں سے "مومنین" اپنے ساتھ لائے

(۷) شیعونکو بھی مسئلہ عصمت میں بڑا غلو ہے یعنی وہ مانتے ہیں کہ بارہ امام ہر قسم کے صغیرہ وکبیرہ وسہو ونسیان سے بھی معصوم تھے انکے سوا تمام اصحاب وازواج مطہرات اور خود اماموں کے بھائی بچے سادات وبنی ہاشم سب غیر معصوم ہیں۔

حیوٰۃ القلوب جلد اول میں شائد ہی کوئی نبی ہوگا جسکا کوئی نہ کوئی قصور یا عیب دثواب بروایات ائمہ مذکور نہ ہو اسی طرح ملائکہ کی نافرمانیوں کا ذکر بھی ہے جیسے فطرس اور دردائیل جنکو خدا نے ملعون بنا کر کسی جزیرہ پر پھینکدیا تھا۔ اور علیٰ ہذا القیاس ہاروت وماروت چاہ بابل میں۔

فطرس اور دردائیل کا ذکر دیکھو کتاب استخراج وناسخ التواریخ صفحہ ۸ ہاروت وماروت کے لئے تفسیر صافی زیر آیت ببابل ھاروت وماروت ص ۲۹

عقائد نصاری	عقائد شیعہ
	نبی اور ملائکہ جو خدا کے خاص فرمانبردار مخلوق ہیں ان سے گناہ وخطا کا ارتکاب ممکن لیکن کیا مجال کہ ائمہ کرام کی طرف کوئی سہو ونسیان بھی منسوب کیا جائے ان ھٰذا الشیئ عجاب
(۸) تقیہ - تولا - تبرا	(۸) شیعہ میں خاصکر اثنا عشریہ میں تقیہ اصل الاصول دین ہی (۱) لکھا ہو کہ دین میں نو حصہ تقیہ ہے اور ایک حصہ دین ہی جو تقیہ نہ کرے اسکا کوئی دین نہیں۔ اصول کافی باب التقیۃ
(۱) سب سے پہلے پولوس تقیہ کا مجوز ہی جس کے نزدیک خلاف واقعہ بات کہکر بھی اپنے مذہب کی تائید کرا لینا جائز تھا۔	
دوسرے بقول محققین نصاری میں سے ایک گروہ پالیشین تقیہ میں مشہور و معروف ہے جو مخالفین سے ڈر کر اپنے عقائد کو پوشیدہ رکھتا تھا۔	تاریخی طور پر ثابت ہے کہ سب سے پہلے شیعہ اسمٰعیلیہ نے بہ تقلید پالیشین نصاری کے تقیہ کو لازم قرار دیا۔ اور پھر اسمٰعیلیہ سے اثنا عشریوں نے اسکو گلے کا ہار بنایا یہانتک کہ اب موقعہ ہو یا بیموقعہ تقیہ کرنا شیعہ کی عادت بلکہ طبیعت ثانیہ ہوگئی ہے دیکھو سپرٹ آف اسلام صہ ۲۹۴
(۲) تولا کے معنے محبت کے ہیں۔ نصاری میں لفظ محبت بہت مستعمل اور ایک خاص اور وسیع مفہوم رکھتا ہے یہانتک کہ وہ کہتے ہیں۔ خدا محبت ہے اس محبت کے مقابلہ میں بڑے سے بڑا گناہ بھی فوراً معاف ہو سکتا ہی لیکن اسی غلو محبت نے انکو ڈبو دیا	(۲) شیعوں میں بھی محبت اہلبیت کے بڑے بڑے ثواب ہیں۔ جسکی موجودگی میں محرمات سے کچھ اندیشہ نہیں۔ اول تو ہر وقت شیعوں کی پیٹھ سے گناہ جھڑتے رہتے ہیں۔ جیسے خزاں میں درختوں کے پتے اور کوئی بڑا سخت گناہ جھڑنے سے رہ بھی جائے تو وہ بھی نزع تک

عقاید نصاریٰ

(۳) تبرا کے لفظی معنی بیزاری کے ہیں اور اسکا تعلق دل سے ہے لیکن بعض پادریوں کی تمام ہمتیں اسلام اور پیغمبر اسلام کے برخلاف عیب چینی بدگوئی کے لئے وقف ہیں غرض مذہب و ملت اسلام کے ساتھ انکو جو للہی تعصب اور بغض ہے وہ ظاہر ہے۔ حاجت تشریح نہیں۔

(۹) عیسائی کتابیں اور کتابوں میں الحاقات تحریف۔ گم شدگی اصل کتب

(۱) متکلمین نصاریٰ نے ثابت کیا ہے کہ ابتدا میں کئی انجیلیں تھیں لیکن نصاریٰ کی کونسلوں نے باقی کو چھوڑ کر صرف چار اناجیل

عقاید شیعہ

رہتا ہے پھر کیا ہے آنکھیں بند ہوتے ہی سیدھے جنت میں۔ فروع کافی کتاب الروضہ مجالس المومنین صفحہ ۴۸۴

(۳) شیعوں کی ساری کوشش اصحاب ثلاثہ اور ازواج مطہرات میں سے عائشہ اور حفصہ رض کے خلاف نکتہ چینی اور معائب و مطاعن تلاش کرنے انکا تحریراً و تقریراً مجالس و اخباروں اور رسالوں میں شایع کرنے پر وقف ہے یہیں تک نہیں بلکہ لعنت اور سب و شتم کو بھی لازمہ مذہب قرار دیا ہوا ہے۔ ایک حدیث کو امام محمد باقر کی طرف منسوب کیا گیا ہے اس میں ہے کہ ہم بنی ہاشم ہیں اپنے چھوٹے بڑے کو شیخین کے حق میں سب اور تبرا کہنے کا حکم دیتے ہیں دیکھو رجال کشی اور مجالس المومنین صفحہ ۴۴ ترجمہ کمیت بن زید

(۹) شیعوں کے معتبر عالم علامہ بہائی نے لکھا ہے کہ ہماری حدیث کی کتابیں جنکو اصول کہتے تھے۔ شروع میں چار سو تھیں پھر ان میں سے چھانٹ کر معتبر اور مستند۔ احادیث کو دوسری کتابوں میں منضبط و مدون کیا

عقاید نصاری

مروجہ کو معتبر اور مستند قرار دیا تھا
(۲) اور یہ بھی ثابت کیا گیا ہی کہ عہد نامہ عتیق
اور عہد نامہ جدید میں بہت سے باب اور جملے
الحاقی ہیں۔ اور اب بھی قدیم ترجموں میں
اور حال کے ترجموں میں بڑا اختلاف اور تغیر
و تبدل الفاظ ہو گیا ہی۔ اسی کی طرف کلام مجید
میں آتا ہے کہ فویل للذین یکتبون الکتب
بایدیہم ثم یقولون ھذا من عند اللہ
(۳) تحریف بھی ثابت کی گئی ہی خواہ لفظی خواہ
معنوی جیسے کہ قرآن مجید میں ہے یحرفون
الکلم عن مواضعہ یعنی کلمات کو اپنی جگہ
یا اپنے موضوع سے پھیر دیتے ہیں یا دوسری
جگہ فرمایا۔ وان منھم لفریقا
یلوون السنتھم بالکتب لتحسبوہ
من الکتب ویقولون ھو من عند اللہ
وما ھو من عند اللہ ویقولون علے
اللہ الکذب وھم یعلمون"
یعنی اور بیشک ان میں سے کچھ ایسے لوگ
ہیں کہ کتاب کو زبان مروڑ مروڑ کے کچھ کا کچھ
پڑھ جاتے ہیں تاکہ تم یہ جانو کہ جو پڑھتے ہیں

عقاید شیعہ

گیا مثلاً کافی ومن لا یحضرہ الفقیہ و
تھذیب و استبصار ومدینۃ العلم
وخصال و امالی وعیون الاخبار۔
وغیرہ آگے لکھا ہی کہ والاصول الاربعۃ
الاولی ھی التی علیھا المدار فی ھذہ
الاعصار " یعنی پہلی چار کتابیں جو ہیں انہی
پر اس زمانہ میں دار و مدار ہے۔ کتاب الدرایت
بہائی صفحہ ۲ مشمولہ کتاب توضیح المقال
(۲) میں خدا کے فضل سے ثابت کر سکتا ہوں
کہ ان انتخاب شدہ کتابوں میں سینکڑوں نہیں تو
بیسیوں روایتیں اور حدیثیں الحاقی اور جعلی
بنا کر اماموں سے منسوب کی گئی ہیں۔ علامہ بہائی
باوجودیکہ چار سو میں سے چار کتابوں کو معتبر
فرماتے ہیں مگر ہمارے ایڈیٹر صاحب اصلاح
ایک موقعہ پر فرماتے ہیں کہ " ایک متنفس بھی علمائے
شیعہ سے اسکا قائل نہیں کہ کل احادیث کتب
اربعہ صحیح ہیں الخ رسالہ الشمس نمبر ۳ و ۲ جلد ۷
صفحہ ۱۷۹
جب یہ حالت ہے کہ کل احادیث کتب اربعہ
صحیح نہیں ہیں تو پھر لامحالہ ماننا پڑیگا کہ

عقاید نصاری	عقاید شیعہ
وہ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی ہاں سے نازل ہوا ہے۔ حالانکہ اللہ کے ہاں سے نازل نہیں ہوا۔ اور وہ دانستہ خدا پر جھوٹ بولتے ہیں (۴) عیسائیوں نے اصل متی کی انجیل جو عبرانی میں تھی افسوس ہے کہ اسکو کھو دیا ہے موجودہ انجیل در اصل یونانی ترجمہ سے لی گئی ہے۔ خود محققین یورپ مثلاً گبن نے اس بارہ میں خوب تحقیق کی ہے۔ اور نصاری کو سخت ملامت کی ہے کہ اپنے خداوند کی مادری زبان والی انجیل ہی کھودی	اس میں بہت سی الحاقی احادیث و روایات ہیں فہو المراد مگر الحاق کا محاورہ تو کتب سماوی پر بولا جاتا ہے اگرچہ شیعوں کے ہاں کتب احادیث ائمہ کتب سماوی کے مساوی ہیں مگر خیر ہم قرآن مجید میں شیعوں کا الحاق ثابت کرنیکو حاضر ہیں۔ خاتم المحدثین علامہ مجلسی نے تذکرۃ الائمہ میں دو سورتیں بتمامہ لکھی ہیں جو مصحف عثمانی میں نہیں ہیں۔ ایک کا نام سورہ نورین اور دوسری کا نام سورہ الولات ہے دیکھو تذکرہ صفحہ ۱۸، ۱۹ (۳) لفظی تحریف "یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك" فی شان علی"۔ انما انت منذر" و"علی" لکل قوم ھاد۔ فاوحی الی عبدہ" فی علی لیلۃ المعراج" ما اوحی تذکرہ صہ ۱۹ معنوی تحریف۔ یومنون بالغیب کہ غیب سے مراد امام غائب ہیں۔ اکمال الدین مطبوعہ ایران صہ ۱۲ اور زبان مروڑ کر پڑھنے کی مثال خدا فرماتا ہے "ولتکن منکم امۃ" شیعہ کے ہاں ہے ولتکن منکم ائمۃ یا آیۃ وضو میں وارجلکم کو وارجلِکم پڑھنا وغیرہ وغیرہ

عقاید نصاریٰ

(۱۰) اتخاذ ارباب

خدا فرماتا ہی اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابًا من دون اللہ والمسیح ابن مریم الخ یعنی انہوں نے اپنے عالموں اور اپنے زاہدوں کو اور مسیح ابن مریم کو اللہ کو چھوڑ کرکے اپنا خدا بنالیا ہی۔

نصاریٰ میں سب سے پہلے پولوس سول ہوا ہے جس نے مسیح علیہ السلام کی اصلی تعلیم کو تبدیل

عقاید شیعہ

(۹) عیسائیوں نے تو صرف ایک ہستی کی انجیل کو کھویا شیعوں نے قرآن اصلی کو کھویا جسے جناب علیؑ نے جمع کیا تھا۔ مصحف فاطمہ کو کھویا۔ جو قرآن مروجہ سے تین گنا ضخیم تھا۔ کتاب علی کو کھویا۔ جو اونٹ کی ران کے برابر موٹی تھی اور جس میں تمام حوادث اور تمام واقعات کا جو قیامت تک واقعہ ہونے تھے مندرج تھے۔ چار سو کم چار کتب قدیم احادیث ائمہ کو ضائع کردیا حالانکہ ان قدیم نوشتوں کا موجود رہنا ضروری تھا۔ ان قیمتی اور بے بہا کتابوں کا موجود ہونا مسلمانوں کے لئے خاص کرکے آجکل بڑا ضروری تھا جبکہ پے در پے حوادث شروع ہو رہے ہیں۔

(۱۰) شیعہ کے ارباب میں سے چند ایک کے اسماء یہ ہیں

(۱) سب سے اول عبد اللہ ابن سباء جس نے عقیدہ رجعت اور ہر نبی کا وصی ہونا اور خلافت بلافصل جناب علی۔ اور پھر آخر کار الوہیت جناب علی کے مسائل اختراع کرکے رائج کئے اسکے بعد اسکی اولاد اور اسکی جماعت۔

(۲) مشائخ وراویاں حدیث ائمہ۔ مثلاً جابر جعفی

عقاید نصاری	عقاید شیعہ
کرکے اپنی رائے اور خیال کے مطابق کردیا پابندی کتب شریعت۔ ختنہ۔ روزہ کئی احکام کو غیر ضروری ظاہر کیا اسکے بعد اسی دو ہزار کے عرصہ میں ہزاروں انکے بزرگ فاضل اور عالم اور فقیہ اور پوپ اور پادری صاحبان ہوگزرے اور ہیں جو عوام کو گمراہ کرنا اپنا فرض منصبی جانتے ہیں	زراہ بن اعین۔ ابو بصیر ابو ہشام مومن طاق عمرو بن فضیل وغیرہم جنھوں نے ائمہ کے نام کی ہزاروں احادیث روایت کیں۔ اور انمیں سینکڑوں بے اعتبار ہیں جو کچھ انہوں نے آئمہ کرام سے منسوب کردیا ہی۔ خواہ وہ مخالف کتاب وسنتہ ہی کیوں نہ ہو مگر شیعہ کی مجال نہیں۔ کہ ان ارباب کی مرویات کو مسترد کردیں۔ (۳) معزالدولہ دیلمی شیعہ تاریخ میں علی الخصوص قابل ذکر ہے یہی شخص ہی جسنے کمزور خلفائے عباس کے عہد میں بحیثیت امیر الامرائے خلافت بغداد کے علانیہ صحابہ و معاویہ پر تبرا ولعن کرنیکی شرمناک اور مکروہ عادت کی بنیاد ڈالی دیکھو تاریخ ابن خلدون جلد ۳ صہ ۳۲۵ اور یہی شخص ہی جسنے امام حسین علیہ السلام کی یادگار میں ہر عشرہ محرم میں سال بسال مجالس تعزیت و سینہ زنی ماتم و سوگ اور مجمع بناکر عام گزرگاہوں میں نکلنے کی رسم نکالی۔ ابن خلدون صہ ۳۲۵ و سپرٹ آف اسلام سید امیر علی صہ ۴۶۱ آج تبرا بازی اور تعزیہ داری شیعہ مذہب کا جزو اعظم اور اصل اصول بنا ہوا ہے۔

عقائد نصاریٰ	عقائد شیعہ
	(۱۰) پہلا بابویہ قمی - اور آخر میں خاتم المحدثین علامہ مجلسی وغیرہ علما دونوں صاحبان بڑی صاحب تصانیف ہیں انکی تصنیف کا کچھ مطالعہ ہمنے کیا ہی انکی تحریروں نے بھی ملت اسلام کو بنسبت فائدہ بڑا نقصان پہنچایا ہی
(۱۱) رجعت ایکدفعہ مرکر پھر دنیا میں لوٹکر آنا انجیل میں لکھا ہی کہ مسیح نے اپنے حواریوں کو کہا تھا - کہ میں آسمان پر اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں اور ابھی یہ نسل باقی ہوگی کہ میں آسمانی بادشاہت کے ساتھ پھر دنیا میں آؤنگا - اس مژدہ جانفزا سے حواری بہت خوش ہوتے اور پھولے نہ سماتے اور دنیوی عروج اور دولت و عیش کے ہمیشہ وہ طلبگار رہتے تھے اس امر کی شکایت سر ولیم میور نے اپنی اردو تاریخ کلیسیا میں بھی لکھی ہی - حواریوں کا زمانہ تو خیر گزر گیا - مسیح کی آمد کا انتظار ابتک عیسائی دنیا کو ہے اور کئی دفعہ یہ انتظار جنون کی حد تک پہنچ چکا ہے گرجاؤں میں ابتک آسمانی بادشاہت کے چرچے رہتے ہیں	(۱۱) شیعہ کے ہاں رجعت کا اعتقاد ضروریات سے ہی جسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت علی اور امام حسین اور امام مہدی پھر زندہ ہوکر قیامت سے پہلے دنیا میں آئینگے حضرت علی کی نسبت تو لکھا ہی کہ کئی دفعہ آئینگے اور اپنے دشمنوں کو قتل کرینگے صفیں اور کربلا کے دوبارہ معرکے ہونگے - اور پورا انتقام لیا جائیگا - جناب علی ۴۴ ہزار سال سلطنت کرینگے اور امام حسین اسقدر مدت کہ نہایت ضعیف العمر ہو جائینگے یہانتک کہ آپکے ابروئے مبارک کے بال آپ کے منہ پر لٹک پڑینگے - دیکھو کتاب حق الیقین مجلسی باب رجعت وغیرہ امام صادق فرماتے ہیں جو ہماری رجعت اور ہمارے متعہ کا قائل نہ ہو وہ شیعہ ہی نہیں ہی "از ما نیست کسے کہ ایماں بہ رجعت مانہ داشتہ باشد و متعہ را حلال نہ داند" حق الیقین صفحہ ۱۳۵ مطبوعہ ایران

عقائد نصاریٰ	عقاید شیعہ
	شیعیان کوفہ و دیگر بلاد میں سے ہر ایک کے ہزار ہزار فرزند پیدا ہوں گے اور مشرق سے مغرب تک تمام جہان میں شیعہ کی سلطنت ہو جائیگی حق الیقین و اکمال الدین وغیرہ کتب ملاحظہ ہوں اب واضح ہو کہ سب سے پہلے اس آسمانی بادشاہت یا باصطلاح خود راویان شیعہ "دولت آل محمدؐ" کے ظہور کا وعدہ حضرت علی کی زبانی مروی ہے کہ ستر برس کے بعد مصائب کا خاتمہ ہو جائیگا اور اسکے بعد تمکو خوشحالی نصیب ہوگی دیکھو کتاب الخرائج مطبوعہ بمبئی صفحہ ۱۸ لیکن بوجہ شہادت امام حسینؑ کے سنہ ۷۰ھ کی بجائے سنہ ۱۴۰ھ مقرر ہوا۔ اسی طرح سب سے آخری وعدہ سنہ ۲۰۰ھ کے آگے پیچھے تھا مگر ظہور دولت آل محمدؐ کی کوئی علامت یا آثار نہیں نظر آتے تاہم شیعہ بیچاروں کو ابتدائی صدیوں میں سخت انتظار رہا چنانچہ لکھا ہے کہ دولت ائمہ کے شوق میں ایک ضرب المثل ہو گئی ہے "الشیعۃ تربی بالامانی" یعنے شیعہ امیدوں اور تمناؤں میں جیتے ہیں۔ دیکھو توضیح المقال صـ ۱۶۵ مطبوعہ ایران

عقاید نصاریٰ	عقاید شیعہ
	اور ویسے تو آج بھی ہر مجلس اور نماز ونکے بعد ظہور دولت ائمہ کی دعائیں عجل فرجہ عجل فرجہ کرکے مانگی ہی جاتی ہیں
(۱۲) ہواخواہونکی بیوفائی انجیل میں ہو کہ یہودا اسکریوطی نے جو مسیح کا مرید تھا۔ دنیوی لالچ کی خاطر دشمنوں کی طرف سے ہو کر مسیح کو پکڑوادیا	(۱۲) (۱) عبد الرحمٰن ابن ملجم قاتل شیرِ خدا پہلے شیعہ تھا اور بیعت بھی جناب علی کے ہاتھ پر کرچکا تھا دیکھو جلاء العیون مجلسی (۲) محمد بن اشعث جو خود قاتل یا قاتلان امام حسین میں سے ہے وہ بھی پہلے شیعہ تھا اور پھر خارجی ہوگیا۔ توضیح المقال صفحہ ۶۰۔ ترجمہ اشعث بن قیس الکندی

باقی آئندہ

ریویو

سعادت مریمیہ

قریباً دو سو صفحہ کی کتاب ڈیمی کاغذ پر چھپی ہوئی مولوی محمد سعید سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ نے ریویو کے لئے بھیجی ہے میں نے اس کتاب کو لفظ بہ لفظ بڑے غور سے پڑھا ہی پڑھکر مجھے نہایت افسوس ہوا کہ اس شخص نے کیوں اپنا روپیہ اپنا وقت اس پر تباہ کیا جس سے مسلمانوں کو نہ کوئی انکے دین میں فائدہ پہنچ سکتا ہے نہ دنیا میں لمبی چوڑی تمہیدوں اور غیر متعلق باتوں میں بہت سے صفحے خرچ کر کے مطلب کی جو بات کہی ہے وہ یہ ہے کہ مسیح کو بے باپ ماننے سے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزے ریزے ہو کر گر پڑیں اور یہ قرآن شریف میں لکھا ہے میں بھی بیس سال سے قرآن مجید پڑھتا ہوں اور اس سے محبت رکھتا ہوں مگر میں نے کوئی آیت اس مضمون کی نہیں دیکھی جس میں مسیح کے بے باپ ماننے کے عقیدہ پر یہ تہدید ہو البتہ قالوا اتخذ الرحمٰن ولداً کے ساتھ یہ تہدید ہے مگر میں نہیں سمجھ سکتا کہ مسیح کو بے باپ ماننے سے یہ کس طرح لازم آتا ہے کہ وہ رحمٰن کا بیٹا ہے جبکہ آدمؑ کو ہم بے ماں و بے باپ مانتے ہیں اور باوجود اسکے اسے ولد الرحمٰن قرار نہیں دیتے دوسری بات جو چودھویں صدی کے عجیب و غریب مصنف نے بار بار لکھی ہے وہ یہ ہے کہ وقولھم علیٰ مریم بھتاناً عظیماً سے اسی صورت میں یہودی لعنت کے سزاوار ہو سکتے ہیں جب کہ مسیح کی پیدائش مریم کے بطن سے کسی جائز شوہر کے ذریعے ہو چکی ہو۔ ورنہ نیکدل اور باادب مصنف کے الفاظ میں "بحیثیت مفتی خدا کا حق نہیں رہتا کہ وہ ہمیں اس بات کے ماننے پر مجبور فرمائے کہ ضرور تم عیسےٰ کو محض قدرت خدا سے ہی پیدا ہوا ہوا سمجھ لو" تعجب ہے کہ آدم کی مثال مسلّمہ فریقین موجود ہے پھر کہا جاتا ہے۔ کہ بے باپ پیدا ہونا ممکن ہی نہیں حالانکہ تقریباً تمام قوموں میں ایسی مثالیں موجود ہیں بالخصوص ان قوموں میں کہ جو بوجہ اپنی جہالت اور خدا تعالیٰ سے دوری کے ایسے معجزات کو نہ مانتی ہوں اور

اور زنا کے خیال پر بھی جلتی آگ میں ڈالدیتی ہوں اسکے علاوہ مجھے کوئی دلیل اس کتاب میں نظر نہیں آتی البتہ لم یمسسنی بشر ولم اک بغیا پر زور دیا ہے کہ بشر سے مراد خاوند ہے اچھا صاحب یہی ہی مگر یہ کہاں سے ثابت ہو گیا کہ آپ کے مزعومہ خاوند نے مس بھی کیا اور کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قالوا اتخذ الرحمٰن ولداً کا جواب سبحانہ اور اس قسم کے تنزیہی کلمات سے دیا ہے۔ اور مریم کے عذر کو بھی کذلک اللہ یخلق ما یشاء سے رفع کیا ہے اور صاف یہ نہیں کہدیا کہ عیسیٰ کا تو باپ تھا عیسائیوں نے الوہیت مسیح پر جو دلائل دیئے ہیں انکا رد وفات مسیح سے تو بار بار دیا ہے مگر بے باپ ہونیکا[1] رد نہیں فرمایا اور نہیں ارشاد کیا کہ اسکا باپ مریم کا جائز شوہر تھا۔ بلکہ جب مریم کو اسکی قوم نے لقد جئت شیئاً فریا کہا تو اسوقت بھی جو شہادت حضرت عیسیٰ نے دی اس میں اپنے والد کا ذکر نہیں کیا حالانکہ یہ کہدینے سے تمام اعتراضات دور ہو جاتے برخلاف اسکے اپنی ماں کا ذکر کیا اور اپنے مدارج کا جس سے معلوم ہو کہ آپکی پیدائش اللہ کے حکم اور روح القدس سے ہے اور اسی لئے حضرت یحییٰ کے ذکر کے ساتھ انکی پیدائش کا ذکر ہوتا ہے تا ایک خارق عادت امر مسلمہ فریقین سے دوسرے خرق عادت کے لئے رہنمائی ہو اور خدا سے محجوب خدا کی قدرت تو نکو سمجھیں مصنف کے پاک لٹریچر کا نمونہ دیکھنا ہو تو صفحہ ۱۱۵ پڑھیے

”درحالیکہ وہ پورا مرد تھا اور بالکل ننگا مادر زاد تھا مریم کو انکے دیکھنے سے استعجاب ہوا اور وہ لاحول پڑھنے لگیں لیکن اسکا مثالی خاوند کب ہٹنے والا تھا اس نے آگے بڑھکر جھٹ کہدیا کہ میں خدا کے حکم سے تیرے پاس آیا ہوں تا اپنے نطفے سے تجھے بیٹا بخشوں“

اور اشعار آبدار دیکھنے ہوں جنکو ۵۰ صفحے بڑی فیاضی سے دیئے گئے ہیں تو کوئی شعر لیجئے مثلاً میں اب مانگتا صاحبان رخصت ہوں ٭ خدا سمجھ دے سب کو اور آفت کا

ایشیائی شاعری کو میرے خیال میں اجازت ہونی چاہیئے کہ وہ جی کھول کر ماتم کرے اور مذہبی عقیدہ یہ ہے کہ ”میں جب کہ چھوٹا بچہ تھا۔ تب ہی سے مجھے اس بات کا یقین تھا کہ میں ایک

[1] ہاں بے باپ سے جو الوہیت کا ثبوت دیتے انہیں آدم کی مثال سنا دی ۱۲

زبردست کام کے لئے پیدا کیا گیا ہوں" اور وہ زبردست کام یہ ہے کہ "وہ عقیدہ (مسیح کا بے باپ ہونا) جو بنی نوع انسان کو ہلاکت تک پہنچا رہا ہے اسکی بیخکنی کروں" آپ کے نزدیک امت محمدیہ میں اسوقت تک صرف دو ہی بڑے گناہ ہوئے ہیں ایک معرکۂ کربلا اور دوسرا یہ "ناقابل بخشش گناہ" (مسیح کو بے باپ ماننا) اور بقول مصنفؐ حضرت سر سید احمد خان صاحبؒ کے سب مداح ہیں لیکن اس بنیادی مسئلے سے جو خدا کا کلام ہے جس پر مسلمانوں کی نجات کا مدار ہے کیوں تامل ہے؟ آپ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کیساتھ انجیل کا بھی مطالعہ رکھو۔ جیسا قرآن شریف پر ایمان لانا فرض ہے ویسا ہی انجیل شریف پر اور فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو وہم لگا ہوا ہے کہ انجیل محرف مبدل ہے اور صفحہ ۵۸ پر توارت وانجیل کے جعلی صحیفوں کا بھی اقرار ہے اور یہ نہیں بتایا کہ اصل صحیفے کونسے ہیں پھر تثلیث کا پاک راز بھی کھولدیا ہے کہ باپ بیٹا روح القدس بجائے اللہ الرحمٰن الرحیم کے ہے گویا چراغ الدین جمونی کا ماتھ بٹایا ہے اور آپ پولوس جس نے حضرت عیسیٰ کی تعلیم کو بدل کر تثلیث وکفارہ کی ایجاد کی اسکا نام آپ حضرت پولوس علیہ السلام لیتے ہیں (دیکھو صفحہ ۱۰۲) مگر سرور کائنات فخر موجودات خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پادریوں کی طرح بالعموم حضرت محمد صاحب لکھتے ہیں جیسا کہ عام گلدستوں میں تمام شاعروں کے نام درج ہوتے ہیں۔

خیر یہ تو اس کتاب کے متعلق ہے اب میں اپنے برادران طریقت سے مخاطب ہوتا ہوں ہم سب میں حضرت مسیح موعود نے مسیح کے بے باپ ہونے کو اپنے عقاید میں شامل کیا ہے اور فرمایا ومن عقائدنا اور میں بڑے یقین کیساتھ جانتا ہوں کہ عقاید کی بنا ظنی یا اجتہادی خیالات پر نہیں ہوتی اور بقول حضرت خلیفۃ المسیح حضور کوئی بات لوگوں کو ماننے کے لئے نہیں فرماتے تھے جبتک آپکو پورا یقین نہ ہو اسی لئے محض الزامی جواب پسند نہ فرماتے۔ میں ایمان رکھتا ہوں اور یہی ایمان تمام احمدیوں کا ہے کہ حضرت مسیح موعود حَکَم اور عدل تھے آپ مختلف فیہ مسائل میں فیصلہ دینے کے لئے مبعوث ہوئے تھے پس اس عقیدہ کے بارے میں بھی آپنے

ایک فیصلہ تحریر فرمایا ہے اور میرا ایمان ہے کہ آپ قرآن مجید و احادیث صحیحہ کو اس زمانے میں سب سے بہتر اور صحیح سمجھتے تھے اور موجودہ لوگوں کے مقابل میں آپکا صرف اجتہاد بھی ہو تو وہ بھی ہر قسم کی غلطیوں سے پاک ہے اور خدا اپنے مامور کو کبھی غلطی پر رہنے نہیں دیتا خصوصاً ایسے امر میں جسے وہ نہ صرف اپنا بلکہ اپنی جماعت کا عقیدہ قرار دے چنانچہ اسلئے و من عقائدنا کے تحت میں یہ عبارت قلمبند فرمائی ہے۔

ومن عقائدنا ان عیسٰی ویحیٰی قد ولدا علی طریق خرق العادۃ ولا استبعاد فی ھٰذہ الولادۃ وقد جمع اللّٰہ تلک القصتین فی سورۃ واحدۃ لیکون القصۃ الاولی علی القصۃ الاخریٰ۔ کالشاھدۃ وابتداء من یحیٰی وختم علی ابن مریم لینقل امر خرق العادۃ من اصغر الی اعظم

اور ہمارے عقائد میں سے یہ ہے کہ عیسٰی اور یحیٰی خرق عادت طریق پر پیدا ہوئے۔ اور اس قسم کی ولادت میں کوئی استبعاد نہیں۔ اللہ نے ایک ہی صورت میں دونوں قصّوں کو جمع کیا ہے۔ تاکہ پہلا قصہ دوسرے پر گواہ ہو۔ یحیٰی سے شروع کیا اور ابن مریم پر ختم کیا تاکہ چھوٹے خرق عادت سے بڑا خرق عادت ثابت ہو (مواہب الرحمٰن صفحہ ٧٠)

پھر آگے چل کر ارشاد فرماتے ہیں۔

فاذا اراد اللّٰہ ان یقطع دابرھم ویجیح بنیانھم ویکمل لتھم وخذلانھم۔ فاول ما فعل لھٰذہ الارادۃ ھو خلق عیسٰی من غیر اب بالقدرۃ المجردۃ فکان عیسٰی ارھاصھا لنبیّنا وعلماً لنقل النبوّۃ

پس اللہ نے ارادہ کیا کہ ان یہود کی جڑ کاٹ دے اور انکی ذلت و خذلان کو پختہ کر دے پس پہلا کام جو اسنے اس ارادہ کے لئے کیا وہ عیسٰی کی پیدائش بغیر باپ کے اپنی یکتا قدرت سے ہے اور عیسٰی ہمارے نبی کے ارہاص تھے اور اور نقل نبوت کا نشان۔ کیونکہ وہ اسرائیلی

بما لم یکن من جهت الاب من السلسلة الاسرائیلیة

سلسلہ میں باپ کی طرف سے نہ تھی

پھر فرمایا-

وکون عیسٰی من غیر اب میلا ولد دلیل علی ما مرّ بالدلالة القاطعة

اور عیسٰی کا بے باپ اور بے اولاد رہنا نشان ہو اسپر جو دلالت قاطعہ سے گزرا

پھر فرمایا

کان تولد یحییٰ من دون مس القوی البشریة وکذالک تولد عیسٰی من دون الاب

اور یحییٰ بدون قوی بشریہ کے مس کے پیدا ہوئے اور اسی طرح عیسےٰ بغیر باپ کے پیدا ہوئے

پھر فرمایا

وعجبت کل العجب من الذین لا یفکرون فی هذه الآیات التی هی لنبوة نبیّنا کالعلامات ویقولون ان عیسٰی تولد من نطفة یوسف ابیه ولا یفهمون الحقیقة من الجهلات -

اور میں بڑا متعجّب ہوں ان لوگوں پر جو ان آیات میں فکر نہیں کرتے - اور جو ہمارے نبی کی نبوت کے لئے علامات ہیں اور کہتے ہیں کہ عیسٰی یوسف کے نطفہ سے پیدا ہوا - اور وہ حقیقت کو جہالت سے نہیں سمجھتے

پھر فرمایا - ومن المعلوم ان مریم وجدت حاملاً قبل النکاح وما کان لها ان تتزوج بعهد سبق من امها بعد الاحجاج فالامر محصور فی الاحتمالین عند ذوی العینین اما ان یقال ان عیسٰی خلق من کلمة الله العلام - او یقال نعوذ

اور یہ معلوم ہے کہ مریم حاملہ پائی گئی نکاح سے پہلے اور وہ نکاح نہ کر سکتی تھی کیونکہ اس کی والدہ نے یہ عہد کر لیا تھا پس دو ہی احتمال ہیں یا عیسےٰ بے باپ پیدا ہوئے یا نعوذ باللہ حرام سے اور ہم نکاح سے تو حمل مریم کا ثبوت نہیں پاتے کیونکہ اسکی ماں نے اللہ سے عہد

باللہ منہ انہ من الحرام ولا نجد سبیلا۔ الی حمل مریم من النکاح فان امہا کانت عاہدت اللہ انہا یترکہا محررۃ سادنتہ وکانت عہدہا ہذا فی ایام اللقاح وہذا امر نکتبہ من شہادۃ القرآن والانجیل فلا تترکوا سبیل الحق والفلاح

عہد کر دیا کہ اپنی بیٹی کو آزاد رکھیگی اور یہ عہد اپنے حمل کے روز سے تھا اور یہ بات ہم قرآن اور انجیل کی شہادت سے لکھتے ہیں۔ پس تم حق اور فلاح کا رستہ نہ چھوڑو

پھر فرماتے ہیں۔ اما نحن فنومن بکمال قدرۃ اللہ ولا علی ونومن بانہ ان یشاء ویخلق من ورق الاشجار کمثل عیسیٰ و کم من دود فی الارض لیس لہا ابوان فای عجب یاخذ کم من خلق عیسیٰ بلا ابوان فتیان

ہم اللہ کی کمال قدرت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ہم ایمان لائے کہ اللہ درختوں کے پتوں سے عیسے جیسے پیدا کر سکتا ہے۔ اور کتنے کیڑے بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے ہیں پس اے جوانو تمہیں عیسیٰ کی بے باپ ولادت سے کیوں تعجب ہوا

پھر فرماتے ہیں۔ والذین ینکرونہا فما قدروا اللہ حق القدر وقعدوا فی الظلمت مع وجود البدر

اور جو اس مسیح کے بے باپ پیدا ہونیکا انکار کرتے ہیں انہوں نے اللہ کی قدر کو جیسا کہ اسکا حق ہے نہ جانا اور باوجود وجود بدر کے ظلمت میں بیٹھ گئے

اور پھر فرمایا کہ والعجب منہم انہم مع کونہم ضالین تمشوا امام الناس کالخریت وما فرقوا وا فتحموا الموامی المہلکۃ کالمصالیت فہلکوا فی الفلوات کالحائر الوحید

اور بڑا تعجب ہے ان لوگوں سے کہ وہ گمراہ ہو کر لوگوں کے آگے رہبر بنکر چلتے ہیں اور خوف نہیں کرتے اور دلیر بنکر بیابانہائے مہلکہ میں داخل ہوتے ہیں۔ پس بیابانوں میں گشتہ ہو کر ہلاک ہو گئے

یہ الفاظ پڑھکر میں

گمان نہیں کر سکتا کہ دل میں مسیح کے باپ کا

عقیدہ رہجائیگا جب حضرت مسیح موعود نے اسپر ایسا زور دیا اور فرمایا کہ یہ ہمارے عقائد میں سے ہی اور یہ کہ ہم اسپر ایمان لائے اور یہ کہ جو یہ نہیں مانتے وہ اندھیرے میں ہیں اور ہلاک ہو گئے اور گمراہ ہیں خدا ہمیں صراط مستقیم بخشے

فیوضات مسیح موعودؑ

از زبان درفشان امیر مومنان

۱۔ مسجد کے پاس جو گھر ہے اس گھر والے نے حضرت اقدس کو اور آپکی جماعت کے معزز ممبروں کو گالیاں دیں جس پر بالکل صبر سے کام لیا گیا اسکے بعد کچھ عرصہ گذرنے پر اسکی ایسی حالت ہوئی کہ وہ یہ مکان چند پونڈ پر فروخت کرنیکو طیار ہو گیا میں نے حضور میں عرض کیا اسے خرید لیا جائے فرمایا میں تو دس روپے کو بھی نہیں لیتا وہ نہیں جانتا کہ شاہی خیموں کے مقابل پر اپنا خیمہ لگانا اپنے لئے ہلاکت چاہتا ہے۔

۲۔ ایکبار ریل چلنے میں ابھی دیر تھی حضرت اقدس و بیوی صاحبہ ٹہل رہی تھے مولوی عبدالکریم صاحب نے مجھے کہا کہ عرض کیا جائے اس بھیڑ میں اگر بیوی صاحبہ ایکطرف بیٹھ جائیں تو اچھا ہے میں نے کہا آپکو جرأت ہی تو کہیئے وہ گئے تو آپ نے فرمایا جاؤ جی ہم ایسے پردوں کے قائل نہیں

۳۔ حضرت اقدس ع نے فرمایا۔ کہ ایکبار میرے جی میں آیا کہ اللہ نے جو انعام مجھ پر کئے ہیں انپر ایک کتاب لکھوں فرمایا اس ارادے کی تکمیل جب میں کرنے لگا تو کشف میں دیکھا زور سے بارش ہو رہی ہے اور اللہ مجھکو فرماتا ہے کہ اگر یہ قطرے گن سکتے ہو تو میرے احسان بھی گن سکو گے تب مینے یہ ارادہ چھوڑ دیا۔

۴۔ ایکبار مولوی عبدالکریم صاحب و سید محمد احسن صاحب امروہوی حضرت اقدس کے حضور کسی امر پر بحث کرنے لگ گئے میں آپکے چہرے پر غضب کے آثار دیکھکر گھٹنوں کے بل کھڑا ہو گیا اور مینے عرض کیا رضیت باللہ ربا۔ **اس پر آپ کا غصہ فرو ہو گیا**

۵۔ حضرت اقدس کے پاس ایک مولوی آیا اور اسنے بڑی تمہید کے بعد اپنی خیر خواہی جتا کر یہ

عرض کیا کہ آپ حلقہ اطاعت میں پہلے لوگوں کو لے لیتے پھر مسیح کا دعوے کرتے آپ نے مسکرا کر فرمایا
مولوی صاحب اگر میں منصوبہ باز ہوتا تو ضرور ایسا ہی کرتا مگر یہ تو اللہ کا حکم ہے (حکم است ز آسمان
بزمیں میرسانمش) وہ بدبخت کہنے لگا کہ یہ تو آپ نے سچ فرمایا مگر حکمت عملیہ بھی ضرور کوئی چیز
ہی فرمایا یہ تو نفاق کا کام ہے میں ایسا نہیں کر سکتا

۶۔ لوگ عجیب عجیب باتیں بناتے ہیں ایک شخص کہنے لگا حضرت اقدس نے ایک عرب رکھا ہے
جسے ہر روز کوٹھری میں لیجاتے اور تصانیف میں مدد لیتے اسنے آلات نجوم بھی وہاں دیکھے
حالانکہ جو لوگ حضرت اقدس کی خدمت میں رہنے والے ہیں وہ جانتے ہیں کہ آپ نے کبھی خلوت
میں خفیہ گفتگو نہیں کی بلکہ ایکبار ایک نے خلوت چاہی تو ایسی آواز میں گفتگو فرمانے لگے کہ نیچے
گلی میں لوگ سن سکتے آپ کسی سے بے تکلف نہ ہوتے تھے اور میں نے معانقہ کرتے تو کبھی کسی سے
نہیں دیکھا۔

۷۔ حضرت اقدس ؑ کے حضور یہ ذکر آیا۔ کہ ایک عالم نے ایک امیر کو کچھ نصیحت کی تو اس امیر نے
اس عالم کو جھڑکدیا اور ذلیل کیا فرمایا اللہ کے لئے نہ کہا ہوگا ورنہ کبھی ذلیل نہ ہوتا۔ میں تو ایسی
باتوں کی طرف خاص خیال رکھتا ہوں اسلئے میں ایک درشت مزاج امیر کبیر کو اللہ کے لئے
سمجھانے گیا تاکہ حضرت کے اس قول کی بھی تصدیق ہو جائے چنانچہ میں گیا اور بڑی دلیری سے
اسکے ساتھ گفتگو کی۔ اس نے منی کا مسئلہ پوچھا۔ اور میں اسکی نیت جانتا تھا میں نے کہا اسکے پانچ حکم
ہیں رنڈیاں آپ ایسے لوگوں کو اپنی محبت میں پھنسانے کے لئے کھلاتی ہیں (چونکہ منی کے
پاک ہونیکے بعض علماء قائل ہیں میرے اس فقرے پر وہ پھر ان علماء پر اعتراض نہ کر سکا)

۸۔ میں نے ایک آدمی کو حضرت اقدس کے حضور پیش کیا بہت معقول اور بظاہر متورع آدمی
تھا فرمانے لگے یہ اسلامی وضع کا شخص نہیں انگریزی وضع کا ہے اخیر میں وہ ایسا ہی نکلا
المومن ینظر بنور اللہ

۹۔ حضرت اقدس نے مجھے ایک عجیب نکتہ معرفت سنایا کہ نماز تو گرتی رہتی ہے یعنی اسکا حق ادا

نہیں ہو سکتا کبھی کسی قسم کی غفلت کبھی کسی قسم کی مگر مومن اور متقی لوگ اسکو کھڑا کرنیکی کوشش میں لگے رہتے ہیں یہی معنی ہیں یقیمون الصلوٰۃ کے - فقط

آدم و حوا نافرمانبرداری میں یکساں نہیں تھے

بعض لوگوں کو فازلھما الشیطٰن سے دھوکہ لگا ہے اور وہ حضرت آدم و حوا کو نافرمانبرداری میں یکساں ٹھہراتے ہیں حالانکہ باب افعال کبھی استفعال کے معنے دیتا ہے پس اسکے معنے ہیں پھسلانا چاہا - دوم ایک صائم عمداً کھانا کھاتا ہے اور ایک بھول کر یا یہ سمجھ کر کہ میرا روزہ نہیں رہا حالانکہ عند الشرع اسکا روزہ ہے تو ان دونوں میں فرق بین اور نتائج جدا جدا ہیں پس ان دونوں کو یکساں قصوروار نہیں گردان سکتے - اس موضوع پر حضرت اقدس ع الحکم العدل علیہ السلام کی مندرجہ ذیل تحریر فیصلہ کن ہے جو احمدی احباب خصوصیت سے مطالعہ فرمائیں - (تحفہ گولڑوی صفحہ ۱۰۶)

"یاد رہے کہ یہ حوا کا گناہ تھا کہ براہ راست شیطان کی بات کو مانا اور خدا کے حکم کو توڑا - اور سچ تو یہ ہے کہ حوا کا نہ ایک گناہ بلکہ چار گناہ تھے (۱) ایک یہ کہ خدا کے حکم کی بے عزتی کی اور اسکو جھوٹا سمجھا (۲) یہ کہ خدا کے دشمن اور ابدی لعنت کے مستحق اور جھوٹ کے پتلے شیطان کو سچا سمجھ لیا (۳) تیسرا یہ کہ اس نافرمانی کو صرف عقیدہ تک محدود نہ رکھا - بلکہ خدا کے حکم کو توڑ کر عملی طور پر ارتکاب معصیت کیا (۴) چوتھا یہ کہ حوا نے نہ صرف آپ ہی خدا کا حکم توڑا بلکہ شیطان کا قائم مقام بنکر آدم کو بھی دھوکہ دیا - تب آدم نے محض حوا کی دھوکہ دہی سے وہ پھل کھایا جس کی ممانعت تھی - اسی وجہ سے حوا خدا کے نزدیک سخت گنہگار ٹھہری مگر آدم معذور سمجھا گیا محض ایک خفیف خطا جیسا کہ آیت کریمہ ولم نجد لہ عزما سے ظاہر ہے یعنی اللہ تعالے اس آیت میں فرماتا ہے کہ آدم نے عمداً میرے حکم کو نہیں توڑا - بلکہ اسکو یہ خیال گزرا کہ حوا نے جو یہ پھل کھایا اور مجھے دیا شائد اسکو خدا کی اجازت ہو گئی جو اس نے ایسا کیا یہی وجہ ہے کہ خدا نے اپنی کتاب میں حوا کی بریت ظاہر نہیں فرمائی مگر آدم ؑ کی بریت ظاہر کی یعنی اسکی نسبت لم نجد لہ عزما فرمایا اور حوا کو سخت سزا دی مرد کا محکوم

بنایا۔ اور اسکا دوست نگر کر دیا اور حمل کی مصیبت اور بچے جننے کا دکھ اسکو لگا دیا۔ اور آدم چونکہ خدا کی صورت پر بنایا گیا تھا۔ اسلئے شیطان اسکے سامنے نہ آ سکا اسی جگہ سے یہ بات نکلتی ہے کہ جس شخص کی پیدائش میں نر کا حصہ نہیں وہ کمزور ہے اور توریت کے رو سے اسکی نسبت کہنا مشکل ہے کہ وہ خدا کی صورت پر یا خدا کی مانند پیدا کیا گیا ہاں آدم بھی ضرور مر گیا لیکن یہ موت گناہ سے پیدا نہیں ہوئی بلکہ مرنا ابتدا سے انسانی بناوٹ کا خاصہ تھا اگر گناہ نہ کرتا تب بھی مرتا۔

مصلح موعود حضرت اقدس کی زندگی میں

تریاق القلوب کی مفصلہ ذیل عبارت قابلِ غور ہے "اگرچہ مراتب وجود دوری ہیں مگر مہدی موعود بروزات کے لحاظ سے پھر دنیا میں نہیں آئیگا۔ کیونکہ وہ خاتم الاولاد ہے اور اسکے خاتمہ کے بعد نسل انسانی کوئی کامل فرزند پیدا نہیں کریگی باستثنا ان فرزندوں کے جو اسکی حیات میں ہوں کیونکہ بعد میں بہائم سیرت لوگوں کا غلبہ ہوتا جائیگا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی محبت بالکل دلوں سے جاتی رہیگی اور نفس پرست اور شکم پرست بنجائینگے یہ بعض اکابر اولیاء کے مکاشفات ہیں اور اگر احادیث نبویہ کو بنظر غور دیکھا جائے تو بہت کچھ ان سے ان مکاشفات کو مدد ملتی ہے لیکن یہ قول اسی حالت میں صحیح ٹھہرتا ہے جبکہ مہدی معہود اور مسیح موعود کو ایک ہی شخص مان لیا جائے اور یاد رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی دو حدیں مقرر کر دی ہیں اور فرما دیا ہے کہ وہ امت ضلالت سے محفوظ ہے جسکے اول میں میرا وجود اور آخر میں مسیح موعود ہے یعنے ایکطرف وجود باجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دیوار روئیں ہے اور دوسری طرف وجود بابرکت مسیح موعود کی دیوار دشمن کش ہے اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو اپنی امت میں داخل نہیں سمجھا جو مسیح موعود کے زمانہ کے بعد ہونگے اور مسیح موعود کا زمانہ اس حد تک ہے جس حد تک اسکے دیکھنے والے یا دیکھنے والوں کے دیکھنے والے اور یا پھر دیکھنے والوں کے دیکھنے والے دنیا میں پائے جائینگے اور اسکی تعلیم پر قائم ہونگے غرض قرون ثلثہ کا ہونا برعایت منہاج نبوت ضروری ہے اور پھر نیکی اور پاکیزگی کا خاتمہ ہے اور بعد میں اس گھڑی اور ساعت الفناء کی انتظار ہے جسکا علم بجز خدا تعالیٰ کے فرشتوں کو بھی نہیں

(تریاق القلوب ص ۱۵۸)

صادق کلمات
بجواب
ثنائی ہفوات

پیر قاسم علی صاحب نے امرتسری مکذب کا قرضہ واپس دیدیا ہے اور یہ اسکی آخری قسط ہے اسمیں ایک چھوٹے سے رسالہ کا جواب جو دشمن سلسلہ حقہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی بعض تحریروں کو نہ سمجھکر انمیں تناقض ثابت کرنا چاہا ہے نہایت مدلل طور پر اس خیال کو واضح کیا ہے کہ کوئی اختلاف نہیں قیمت ۸ر

ملنے کا پتہ - الحق دھلی

کشف الدجیٰ

مولوی عبد العزیز صاحب انصار اللہ سہارنپوری نے یہ ۱۶ صفحہ کا ٹریکٹ شایع کیا ہے۔ جس میں چودہ منطقی شکلوں سے باستدلال آیات قرآنی مسیح کی وفات ثابت کی ہے احباب ٹکٹ محصول بھیجکر مفت تقسیم کریں۔ اور محمد یمین تاجر کتب قادیان سے ۱ر فی جلد پر ملے گی۔ برادر محمد یمین صاحب فصل الخطاب (مصنفہ مولٰنا نورالدین) بھی چھپوانا چاہتے ہیں جس کے لئے درخواستیں آنی چاہئیں۔

ریاض النور

ماسٹر محمد علی صاحب اشرف کے ترانے ماسٹر صاحب نے عاشقانہ مزاج پایا ہے یہ انکے جذبات کا اظہار ہے ؎

نالہ پابند نے نہیں ہے ✤ فریاد کی کوئی نے نہیں ہے

قیمت ۸ر پتہ میگزین قادیان

حمائل نفیس - نہایت خوشخط سرکاری کتب عجیبہ

کی طرز پر معرا بے جلد ۸ر مجلد (عہ) ایک روپیہ چار آنہ

پتہ - دفتر تشحیذ الاذہان قادیان ضلع گورداسپور پنجاب سے مل سکتی ہے ✤

یہ کیا ہے؟ اسکا نصف صفحہ کیوں خالی ہے؟

رہنے دیجئے اس میں کیا ہے؟

سبب ہم صرف یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ بچوں سے ضعیف تک کے لئے ڈاکٹر
ایس کے برمن کی ایجاد کی ہوئی چالیس سخت امراض کی ان ادویات
کی پوری فہرست اپنے پاس کیوں نہیں رکھتے
اسکے رکھنے سے سوائے نفع کے نقصان نہیں ہو سکتا
کیا ایک فہرست آپکی خدمت میں روانہ کر سکتا ہوں
ادویات ہر موضع ہر قصبہ و ہر شہر میں مل سکتی ہیں

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۹ تاراچند دت
اسٹریٹ کلکتہ